



# گلدستہ فارسی

برائے

طلباء ادیب کمال جامعہ اردو علی گڑھ

مترتبہ

حافظ مولوی محمد ایوب خاں قمر واحدی منشی عالم و فضل (پنجاب)

والہ علی قسابل الہ آباد

پیشکش

رام نرائن لال ، بیٹنی مادھو  
۲۔ کٹرہ روڈ ، الہ آباد

قیمت  
۱۰ روپے

بار اول

کبھی (فوس پر) ٹٹنگ، وہ کس الشرباد - ۱۳۰.

# فہرست مضامین

## حصہ نثر

نمبر شمار	نام مضمون	صفحات	نام مصنف و مولف
۱	پیش لفظ	از ۱ تا ۳	از مرتب
۲	حالات زندگی شیخ سعدی	۴ ۵	"
۳	انتخاب گلستان	۶ ۱۷	از شیخ سعدی
۴	حالات زندگی ملا حسین واعظ	۱۸ ۱۸	از مرتب
۵	انتخاب اخلاق محسنی	۱۹ ۲۸	از ملا حسین واعظ کاشفی
۶	سوانح حیات مولانا جامی	۲۹ ۲۹	از مرتب
۷	انتخاب بہارستان جامی	۳۰ ۳۱	از مولانا عبدالرحمن جامی

## حصہ نظم

نمبر شمار	نام مضمون	صفحات	نام شاعر
۱	حالات زندگی نظامی	از ۳۳ تا ۳۴	از مرتب
۲	انتخاب مسکن در نامہ	۳۴ ۳۵	از نظامی گنجوی
۳	انتخاب بوستان	۳۶ ۵۰	از شیخ سعدی

نمبر شمار	نام مضمون	صفحات	نام شاعر
۳	غزلیات سعدی	از ۵۱ تا ۵۲	از شیخ سعدی
۵	حالات زندگی حافظ شیرازی	۵۳ ۵۳	از مرتب
۶	غزلیات حافظ	۵۴ ۵۵	از دیوان حافظ
۷	حالات زندگی نظیری	۵۶ ۵۶	از مرتب
۸	غزلیات نظیری	۵۷ ۵۸	از محمد حسین نظیری نیشابوری
۹	مختصر حالات امیر خسرو	۵۸ ۵۸	از مرتب
۱۰	غزلیات خسرو	۵۹ ۶۰	از دیوان امیر خسرو
۱۱	حالات زندگی مولانا عاقی	۶۱ ۶۱	از مرتب
۱۲	غزلیات عاقی	۶۲ ۶۳	از مولانا فخرالدین عاقی
۱۳	مختصر حالات زندگی مرزا غالب	۶۳ ۶۳	از مرتب
۱۴	غزلیات غالب	۶۴ ۶۵	از مرزا اسدالله خان غالب
۱۵	مختصر حالات زندگی دکتر اقبال	۶۶ ۶۶	از مرتب
۱۶	کلام اقبال	۶۷ ۶۸	از دکتر محمد اقبال
۱۷	مختصر حالات زندگی دیگر مرادآبادی	۶۹ ۶۹	از مرتب
۱۸	غزلیات جگر	۷۰ ۷۰	از علی سکندر جگر مرادآبادی
۱۹	مختصر حالات زندگی عمر خیام	۷۲ ۷۲	از مرتب
۲۰	رباعیات خیام	۷۳ ۷۴	از حکیم ابوالفتح عمر خیام
۲۱	فیمه قرینک و تعلیقات	۷۵ ۷۸	از مرتب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## بیش لفظ

فارسی اقتیسات جو اُردو امتحانات میں ضمنی طور پر بطریق  
نصاب شامل کئے جاتے ہیں اُن کی غرض و غایت یہ ہوتی ہے کہ فارسی  
الفاظ جو زبان اُردو کا جزو لا یتفک ہیں۔ اُن کے سمجھنے اور استعمال  
کرنے میں طلباء کو دقت محسوس نہ ہو۔ بلکہ بغیر کسی الجھن اور پریشانی  
کے ایسے الفاظ بے تکلف سمجھنے اور استعمال کرنے پر طلباء کو قدرت  
حاصل ہو۔

نیاز مند تقریباً پینتالیس سال سے ہائی اسکول جماعتوں کو  
مستطیل نیز ایضاً اسے اور بھی۔ اسے یہ طلباء کو غیر مسلسل فکر چھوڑا جائے  
پڑھنا یا دہرا ہے۔ ان کے علاوہ اس کے لئے جو اسے اُردو کے امتحانات  
اوپر (اوپر) اور اسے دہرا دہرا کرنا اس کے طلباء کو فارسی پڑھنا اور دہرا ہے۔  
اس پینتالیس سال کے درمیان اس کے امتحانات فارسی کے لئے دہرا ہے۔  
پڑھنا اور دہرا کرنا اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

یہ واقعہ ہے کہ طلباء ان سے خاطر خواہ فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اسکی وجہ یہ اور صرف یہ تھی کہ ان امتحانات میں ضمنی طور پر فارسی پڑھنے والے طلباء کا مطلع نظر کسی نہ کسی طرح امتحان پاس کر لینا ہوتا ہے۔ چنانچہ تھوڑا بہت اُلٹا سیدھا ترجمہ رٹ دیا کہ امتحان پاس کر لیتے ہیں اور بس۔

نیز تجربہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ طلباء بالعموم تاریخی واقعات اور علمی نکات جو ادق الفاظ و اصطلاحات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ انہیں پڑھنا تو درکنار ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں۔ البتہ دل چسپ حکایات اور مطالبات کو بڑی دل چسپی سے پڑھتے اور سمجھ کر یاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے ضرورت محسوس ہوتی کہ ایک ایسا نصاب مرتب کیا جائے جو دل چسپ اخلاقی حکایتوں اور عام فہم دلکش نظموں پر مشتمل ہو۔ تاکہ طلباء بھی اس کو دل چسپی کے ساتھ پڑھیں اور خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں اور اس مضمون کو امتحانات کے نصاب میں شامل کئے جائے گا مقصد یہی کسی حد تک پورا ہو سکے۔

نظر میں معنی پیش نظر فارسی نظم و نثر کا یہ مجموعہ مسلمہ القیود فارسی اساتذہ کی تصانیف سے اخذ کر کے ایسی دل چسپ اخلاقی

حکایتوں اور پُر لطف نظموں کے ذریعہ ترتیب دینے کی کوشش کی گئی ہے جس کو طلباء دل چسپی سے پڑھ کر خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔

براقبتاس کے شروع میں مصنف کے مختصر حالات زندگی اور طرز نگارش پر روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ طلباء اجمالی طور پر مصنف کے طرز نگارش اور حالات زندگی سے متعارف ہو سکیں۔

مجموعہ کے آخر میں بطریق ضمیمہ فرمناگ رقیب قاسم کی ایک مختصر فہرست بھی شامل کر دی گئی ہے تاکہ طلباء کو مشکل اور ادنیٰ الفاظ کے معنی، وقت نہ ہو۔ اور لغات کی کتابوں کی ورق گردانی سے محفوظ رہ کر فہرست غند کر کے ذریعہ استفادہ کر سکیں۔

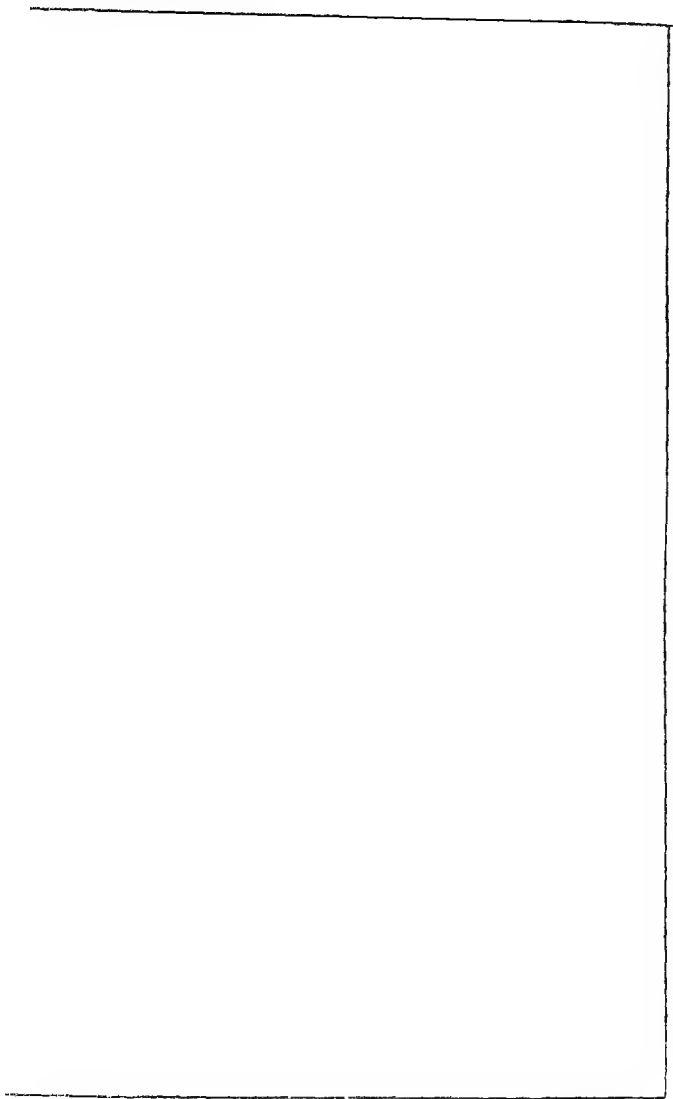
نبیازمند

قرنہ احمدی





آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔  
 علم الاخلاق کی فارسی کتب میں جو مقبولیت گلستان کو  
 حاصل ہوئی۔ کسی دوسری کتاب کو میسر نہ ہوئی۔ شیخ فارسی غزل  
 کے موجد اور پیغمبر شمار کئے جاتے ہیں۔ کلام میں سادگی، شیرینی،  
 لطافت، سوز و گداز، واردات و واقعات، معاملہ بندی و منظر نگاری  
 اخلاق و تصوف۔ غرض کہ جملہ خوبیاں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔



# انتخاب از گلستانِ سعدی

## حکایت (۱)

سمرنگ زاده را دیدم بر در سرائی غمگین که عقل و کیمیا  
و فهم و فراست ز اندالو صف داشت - هم از عهد خردی آثار بزرگی از  
نایب او پدید - نشی

بالای سرش ز پو شمندی می یافت ستاره بلندی  
فی الجمله مقبول ز نظر سلطان آمد که جمال صورت و معنی دانست و خرد و انداز  
گفته اند - تو انگری بدل است نه بال و بزرگی به عقل است نه به سال -  
انسان جنس او بر منصب او قصد بردند - و به خیانت میهم کردند - و در  
کشتن او سعی بینا کرده نمودند - سخ دشمن چه کند چو مهربان باشد دوست  
ملک پرسید که موجب خشمی ایشان در حق تو چیست - گفت در سایه  
دولت خداوندی دام ملک - بگمان را راضی که دم نگر خسرواں که راضی  
نمی شودند الا بزوال نعمت من - و دولت و اقبال خداوندی باقی یابد -  
قطعه - تو انهم نیازی از اندرین کسی خسرواچه کنم که ز خود برخ دراست  
بمیرتابی این خسرو کس رعیت که از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

قطعه - شور بختال به آرزو خواهند  
گر نه بنید بر دوشیره چشم  
مقیلاں را ز دال نمت و جابه  
چشمه آفتاب را چه گناه  
راست خواهی هزار چشم خیال  
کور بهتر که آفتاب سیاه

## حکایت (۲)

یکی از وزرا معزول شده بخلقه درویشان درآمد و برکت صحبت  
ایشان در دوی سرایت کرد و جمعیت خاطرش دست داد. ملک  
بار دیگر با ودل خوش کرد و عمل فرمود. قبولش نیامد. گفت: معزول  
پس که مشغولی - (رباعی)

آنانکه بکنج عافیت نشستند دندان سگ و دبان مردم بستند  
کاغذ پدیدند و قلم به شکستند و ز دست و زبان حرف گیران رفتند  
ملک گفت که هر آینه ما را خردمند کافی باید که تدبیر مملکت را بشاید  
گفت نشان خردمند کافی آن است که بچین کار با تن در ندد

نفس

باز در میان اینها که در میان اینها

باز در میان اینها که در میان اینها

## حکایت (۳)

سبب نزاع

ملک زاده گنج فراوان از پدر میراث یافت۔ و دست گرم بکشاد۔  
و داد سخاوت بداد۔ و نعمت بے قیاس بر سپاہ و رعیت بر عیت قطعہ  
نیاساید مشام از طبلہ عود بر آتش نہ کہ چوں عنبر ببود  
بزرگی بایست بخشندگی کن کہ تا دانه نیفشانی نہ روید  
یکے از جلسائے بے تدبیر نفیختش آغاز کرد کہ ملک پیشین مر اس دولت  
را به سعی اندوخته اند و برائے مصلحتی نہاده۔ دست ازین حرکات  
کو تاه کن۔ کہ واقعا در پیش است و دشمنان از پس۔ نیاید کہ  
وقت حاجت در مانی۔ قطعہ

اگر گنجی کنی بر عایان بخش رسد ہر کہ خدائے را برنجی  
چراستنائی از ہر یک جوئے سیم کہ گرد آید نرا ہر روز گنجی  
ملک زاده بروئے ازین سخن در ہم آورد۔ و موافق طبع بلندش نیامد۔ و مر  
اورا زجر فرمود۔ و گفت۔ خداوند تعالی مرا مالک این مملکت گردانیدہ تا  
بخورم و بخیشم۔ نہ پاسباں کہ نگہدارم۔ بیست  
قاروں ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت نوشیروان نمر کہ نام ملک گذشت

## حکایت (۴)

یکے از ملک مرضی ہائل بود۔ کہ اعادہ ذکر آں ناکردن ادلے۔  
طائفہ از حکمائے یونان متفق شدند کہ مریں در دوا دوائے نیست  
گر نہ ہرہ آدمی کہ چندین صفات موصوف باشد۔ بفرمود طلب کردن  
و بمقام پسرے را یافتند براں صورت کہ حکما گفتہ بودند۔ پدر و مادرش  
را بخوانند و بہ نعمت بے قیاس خوشنود گردانیدند و قاضی قتلے داد  
کہ خون یکے از رعیت ریختن بسلامت نفس بادشاہ را روا باشد۔ جلاد  
قصہ کرد۔ پسر سرسوی آسمان بر آورد و تقسیم کرد۔ ملک پر سید کہ دریں  
حالت چہ جائے خندیدن است۔ گفت۔ ناز خزند بر پدر و مادر باشد۔  
و دعوئے پیش قاضی برند و داد از پادشاہ خواهند۔ اکنون پدر و مادر  
بہ علتِ حطام دنیوی مرا بخوں در سپردند۔ و قاضی بکشمتم قتلے داد  
و سلطان مصالح خویش اندر ہلاک من می بیند۔ اکنون بجز خداے

پناہے نمی بینم۔

بیت

پیش کہ بر آورم ز دست فریاد ہم پیش تو از دست تو می خواہم داد  
سلطان ازین سخن متاثر شد و آب و رویدہ بگردانید۔ و گفت۔  
ہلاک من ادلی ترک خون چہیں بے گناہت ریختن۔ سر و چشمش

بو سید۔ و در کنار گرفت و آزاد کرد۔ و نعمت بے اندازه بخشید۔  
گویند که بهر ازاں هفتہ سلطان صحت یافت ۔

## حکایت (۵)

یکے در صنعت کشتی گرفتن سرآمده بود۔ سه صد و شصت بند فاخته  
دانست۔ و هر روز ازاں نوع کشتی گرفتے۔ مگر گوشه خاطرش  
با یکے از شاگرداں میله داشت۔ سه صد و بیست و پنج بندش  
در آموخت۔ مگر یک بند که در تعلیم آں دفع انداختے و تاخیر  
کردے۔ فی الجمله پسر در قوت و صنعت سرآمد۔ و کسے را در زبان  
او باد امکان مقاومت نبود۔ تا بجای که روزے پیش ملک آں  
روزگار گفته بود که استاد را فضیلتی که بر من است۔ از روی  
بزرگی است و حق زیریت است۔ و گرنه بقوت ازو کمتر نیستم۔  
و به صنعت با او برابرم۔ ملک را این سخن دشوار آمد۔ فرمود تا مصلحت  
کنند۔ مقامے تشیع ترتیب کردند۔ و ارکان دولت و اعیان حضرت  
وزیر آدران روی زمین حاضر شدند۔ پسر با چو پیل مست  
در آمد بصدیقے که اگر کوہ روی بودے۔ از جا بر کندے۔  
استاد دانست که جوان بقوت ازو برتر است۔ ہذاں بند غریب



که از دس پنہاں داشتہ بود۔ اور ادر آویخت۔ پس درخ آں  
 نداشت۔ بہم برآمد۔ استاد از زینش بدو دست بالائے سر برد۔  
 و بر زمین زد۔ غریب از خلق برخاست۔ ملک فرمود استاد را خلعت  
 و نعمت دادن و پسر را زجر فرمود و ملامت کرد۔ کہ با پروردہ خویش  
 دعوائے مقاومت کردی و بسر بردی۔ گفت۔ اے بادشاہ! دسے  
 زمین بزور آوری بر من دست نیافت۔ بلکہ مرا از علم کشتی و قیقہ  
 مانده بود۔ و ہمہ عمر از من دریغ می داشت۔ امروز ازاں دقیقه  
 بر من غالب آمد۔ گفت از ہر چہین روزے نگہ میداشتہ ام۔ کہ زیر کاں  
 گفتہ اند۔ دوست را چندان قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند۔  
 شنیدہ کہ گفت۔ آنکہ از پروردہ خویش جفا دید۔

### قطعه

یا دفا خود نبود در عالم    یا اگر کس دریں زمانہ نکند  
 کس نیاموخت علم تیر از من    کہ مرا عاقبت نشانہ نکند

### حکایت (۶)

شیادے گیسواں بتافت کہ من علوی ام۔ و با قافله  
 حجاز بشہر درآمد۔ و چنان نمود کہ از حج می آید۔ و قصیدہ نیکو

پیش ملک بُرد۔ و دعویٰ کر دک دے گفتہ است۔ ملک نعمتش  
 داد و اکرام کرد۔ و نوازش بیکراں فرمود۔ تا یکے ازندماے  
 حضرت پادشاہ کہ دراں سال از سفر دریا آمدہ بود۔ گفت کہ  
 من اورا بہ عیدِ اضحیٰ در بصرہ دیدہ ام۔ حاجی چگونہ شد۔ دیگر  
 گفت۔ من اورا می شناسم پدرش نصرانی بود در ملاطیہ۔  
 بدانتند کہ شریف نیست و شعرش را در دیوان انوری یافتند۔  
 ملک فرمود تا بزنندش و نفی کنند تا چندی دروغ چرا گفت۔  
 گفت اے خداوند روئے زمین سخن دیگر مانده است در خدمت  
 یگویم۔ اگر راست نباشد۔ بہر عقوبت کہ خواہی سزاوار آنم۔  
 گفت آں چیت۔ گفت۔ **قطعه**

غریبے گرت ماست پیش آورد دو پیمانہ آب است و یک چچہ دروغ  
 اگر راست می خواہی از من شنو جہان دیدہ بسیار گوید دروغ  
 ملک را خندہ گرفت۔ گفت۔ ازین راست تر سخن تا عمراد باشد  
 نگفتہ است۔ بفرسود تا انچہ مامول است۔ مہتا دارند۔ و بدل  
 خوشی اورا کسب کنند۔

## حکایت (۷)

ایکے از پسرانِ ہارون الرشید پیشِ پدر آمد ختم آلودہ کہ مرا  
فلان سرسنگ لڑا دہ دشنام مادر داد۔ ہارون الرشید ارکانِ  
دولت را گفت۔ کہ جزائے چنین کسے چہ باشد یکے اشارت  
بکشتن کرد۔ و یکے بزبان بُریدن۔ و دیگر بمصادرت و نفی۔  
ہارون گفت۔ اے پسر کرم آن است کہ عفو کنی۔ و اگر نتوانی۔  
تو نیز شش دشنام مادر دہ۔ اما چندانکہ از حد نگذرد۔ پس آنگہ  
ظلم از طرف تو باشد و دعوائے از قبل خصم۔

### قطعہ

نہ مرد است آں بہ نزدیکِ خردمند کہ با پیلِ دماں پیکار جوید  
بلے مرد آں کس است از دینِ یقین کہ چون ختم آیدش باطل نہ گوید

## حکایت (۸)

درویشے را ضرورتے روئے نمود گلیے از خانہٴ یارے بدزدید  
و نفقہ کرد۔ حاکم فرمود کہ دستش بُرند۔ صاحبِ کلیم شفاعت  
کرد کہ من اورا بجلِ کرم۔ حاکم گفت۔ بہ شفاعتِ تو حدِ شرع

فرونگذارم - گفت - آنچه فرمودی راست است - اما هر که از مال  
دقت چیزے بدزد قطعش لازم نیاید که اَلْوَقْفُ لَا يَمْلِكُ  
هر چه درویشان راست دقت محتاجاں است - حاکم ازوے  
دست برداشت - و ملامت کردن گرفت - که جہاں بر تو تنگ  
آمده بود کہ دزدی نکردی - الا از خانہ چنین بارے - گفت -  
اے خداوند نشنیده کہ گفته اند - خانہ دوستان بر دلب و در  
دشمنان مکروب -

شعبی

چون فردماندی بر سختی تن بجز اندرندہ دشمنان را پوست بر کن دوستان را پویش

## حکایت (۹)

یاد دارم کہ شبے در کاوانے ہمہ شب رفته بودم - و سحر بر کنار بیشہ  
خفته - شنوریدہ کہ در اں سفر ہمراہ ما بود - سحر گاہاں نعرہ برد -  
و راو بیاباں گرفت - و یک نفس آرام نیافت - چون رو شد  
گفتش آں چه حالت بود - گفت بلبلان را دیدم کہ بنالش در آہو  
بودند از درخت - و کبکاں از کوہ - و غوکاں از آب و بہائم  
از بیشہ اندیشہ کہ دم کہ مروت نباشد ہمہ در تسبیح و منیغات  
خفته کجا روا باشد -

### قطعه

دوش مرغی ببح می نالید عقل و صبرم ببرد و طاقت دهرش  
یکے از دوستان مخلص را گم آواز من رسید بگوش  
گفت بادرنداشتم که ترا بانگ مرغ چنیں کند بدوش  
گفتم این شرط آدمیت نیست مرغ تسبیح خوان و من خاموش

### حکایت (۱۰)

یکے را از ملوک مدت عمر سپری شد. و قایم مقامے نداشت.  
و صیت کرد که بامدادان نخستیں کسے که از دیر شهر در کاید تاج شاهی  
بمهر و بوسے نهید و تفویض ملک بوسے کنید. اتفاقاً اول کسیکه  
در آمد. گدائے بود. همه عمر او لقمه اندوخته. و رقه بر رقه دوخته.  
ارکان دولت و اخیان حضرت و صیت ملک بجا آوردند. و تسلیم  
مفاتیح و قلاع و خزائن بدو کردند و او مدتے ملک را ندانای بعضی  
امرائے دولت گردن از اطاعت او بر بیجا نمیدند. و ملوک از هر طرف  
بمنازعت برخاستند. و بمقادست لشکر آراستند. فی الحمله سپاه  
در عیت بهم برآمدند. و بر بنی طرف بلاد از قبضه تصرف او بدر رفت.  
و در بین ازیں واقعه خسته خاطر می بود. تا یکے از دوستان قدیمش

کہ در حالت درویشی قرین او بود۔ از سفر باز آمد و چنان  
مرتبہ دیدش۔ گفت۔ منت خداے را عز و جل کہ بخت  
بلندت یاری کرد و اقبال و دولت رہبری۔ تا گلت از خار  
و خارت از پا برآمد۔

### نشدی

شکوہ گاہ تنگست است و گاہ خوشید درخت وقت برہنہ است و وقت پوشیدہ  
گفت اے عزیز تعزیم گوئے کہ جائے تنہیت نیست۔ آن گاہ کہ  
تو دیدی۔ غم نانے داشتہ و امروز غم جہانے۔

### مثنوی

اگر دنیا باشد درد مندیم  
و اگر باشد بہرش پائے بندیم  
بلائے زہیں جہاں آشوب تر نیست  
کہ رنج خاطر اسفند ارہست و در نیست

## مختصر حالاتِ زندگی ملا حسین واعظ کاشفی

ملا حسین ابن علی واعظ کاشفی مشہور عالموں میں سے ہیں۔ بہت  
مبزہ زار کے اطراف میں ایک موضع ہے وہاں پیدا ہوئے۔ زندگی کا  
زمانہ ہرات میں صرف کیا۔ مختلف علوم و فنون میں ان کی بہت سی  
تصانیف ہیں۔ سلطان حسین مرزا کے مقربین میں سے تھے اخلاقِ محسنی  
۱۹۴۴ء میں سلطان حسین مرزا کی فرمائش سے لکھی اور ان کے لڑکے  
ابوالحسن کے نام سے معنون کیا۔ اس کتاب کی عبارت نہایت سلیس  
ورنگین ہے۔ نیز اخلاق سے متعلق تمام ضروری ضروری باتوں پر  
تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور نہایت دلکش انداز میں  
دلچسپ اخلاقی حکایتوں سے آراستہ کر کے لائق مصنف نے  
اس کو زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد بنا دیا ہے۔ اخلاقیات  
میں اس کتاب کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

# انتخاب از اخلاق محسنی

## حکایت (۱) در بیان سخاوت

آورده اند که پادشاه بود بغایت جوانمرد و بخشنده۔ روزی یک از نزدیکان خود فرموده کہ مرا آرزو است کہ ہزار ہزار درہم بیکے بخشم۔ تو چہ می گویی۔ گفت۔ این مقدار مال بسیار است۔ این مبلغ بصد کس بس است۔ گفت اگر نصف ازین عطا کنم۔ چوں باشد۔ گفت ہنوز بسیار است۔ گفتے ثلثہ توان بخشد۔ گفت ہنوز زیادت است۔ گفت۔ در ربع چہ میگوئی۔ گفت۔ ہنوز روئے در کثرت دارد۔ القصہ در عشر قرار داد۔ کہ صد ہزار درم باشد۔ گفت۔ اگر چہ بسیار است۔ اما بیک کس می باید داد۔ بادشاہ فرمود۔ اے بے دلت من می خواستم کہ این مبلغ بتو ازانی کنم۔ خود را محروم ساختی۔ و مرا از سخاوت باز داشتی۔ اس مرد بتضرع در آمد۔ کہ اے ملک خطا کردم۔ انا اسید دارم کہ سلطان از عطا نگذرد۔ سلطان فرمود کہ تو سفلہ ولایتی عقوبت نہ قابل عطیت۔ ہم خود را زیاں دادی درہم مرا۔ زیاں من آنست کہ اگر آن مقدار مال بتو بخشیدم۔ در سخاوت اعظم شدہ و تانا



انقرض ادوار صیت کرم و مروت من باقی ماندے۔ وزیران تو  
 این است که از چندین مال محروم شدی۔ اکنون صد هزار درم که خود  
 بران قرار دادی۔ بستان۔ و دیگر در مجلس ما چنین سفلگی کن۔

### مثنوی

سفلہ نخواهد دگرے را بجام خشن نگذارند گلے را بجام  
 سفلہ یہ رو بود بہ نہاد خاک یہ بر سر ہر سفلہ باد

### حکایت (۲) در بیان صبر

آوردہ اند کہ یکے از امرا پیشِ بادشاہے ایستادہ بود۔ و شاہ  
 با او در ہمے مشاورت می فرمود۔ تقاضا کردے در پیراہن دے  
 اقتادہ بود۔ و بہر ساعتی امیر را می گزید و از نیش زہ آلود خود  
 ضرر نمی رسانید۔ تا وقتیکہ نیش دے از کار میفتاد و زہ پدید آید۔  
 بکار برد۔ اما آن امیر مطلقاً در آن مشاورت قطع سخن نکرد۔ و نیز  
 در و ظاہر نہ شد۔ و سخنش از قانون عقل و قاعدہ حکمت افاد  
 نیافت۔ تا بخانہ آمد و آن گزردم را از جاسہ بیرون کرد۔ و این  
 بہ بادشاہ رسید۔ متعجب و متحیر گشت۔ روز دیگر کہ امیر  
 بکاخ رفت آمد۔ سلطان فرمود کہ دیش منہ از نفس و جاسہ است۔

تو چرا دیروز از اردعقرب را از خود دور نه ساختی - جواب داد که من  
 آن نیم - که شرف مکالمه چوں تو پادشاه را بسبب الم زهر  
 کشد می قطع کنم - و اگر امروز در بزم بر نیش کشد دم صبر نتوانم  
 کرد - فردا در معرکه رزم به تیغ زهر آک داد و دشمن چگونه صبر  
 توانم کرد - پادشاه را این سخن خوش آمد - و مرتبه اورا بلند گردانید -  
 و بدان مقدار صبر که کرد بمراد و مقصد خود در رسید -

### نشی

نخواهد از سیر کویت بصد چندین جفا رفتن  
 نشاید شیر مرداں را به رزخ زجا رفتن

### حکایت (۳) در بیان تواضع

آورده اند که ابن سماک بخلاس هارون الرشید آمد - خلیفه از  
 برائے او برخاست و تعظیم کرد - این سماک گفت - ای خلیفه  
 تواضع تو در پادشاهی بزرگ تر است از پادشاهی تو - خلیفه  
 گفت - سخنی نیکو گفتی - زیادت کن - گفت - هر کرا حق تعالی  
 مال و جمال و بزرگی دهد - و او از مال باندگان خدا احسان و موا  
 کند - و بهر حال خود پارسای در ز و در بزرگی تواضع نماید -

حق تعالیٰ اور از خلصانِ خود گرداند۔ ہارون رشید دوات و قلم  
طلبید۔ و بدستِ خود این سخنان را بنوشت و این نوشتن  
بیز علامتِ تواضعِ خلیفہ بود۔  
مثنوی

زیر کاں آزموده اند بے از تواضعِ زیاں نہ کرد کسے  
از تواضعِ بلند گردد نام و از تواضعِ رسیده اند بجام  
متواضعِ بزرگوار بود منظرِ لطفِ کردگار بود

### حکایت (۴) در بیان شفقت و رحمت

آوردہ اند کہ سبکتگین پدر سلطان محمود در اوائلِ حال کہ ملازم  
سلطان سمجہ بود۔ یک سراسپ بیش نہ داشت۔ و اوقاتِ او  
بغایتِ عسرت می گذشت۔ ہر روز بعزمِ شکار بہ صحرا رفتے۔ اگر  
صید بہ دست آمدے۔ بدان گزاریدے۔ روزے آہوست  
دید کہ با بچہ خود در صحرا می چربید۔ سبکتگین اسپ برانگیخت۔  
آہو بگریخت۔ چوں بچہ او خورد بود۔ بامادر نہ توانست گریخت۔  
سبکتگین او را بگرفت۔ دست و پایش بر بست۔ و در پیشِ زہر  
نہاد و راہِ شہر برگرفت۔ آہو کہ بچہ خود گرفتار دید۔ باز گشت۔  
و در پیشِ می دوید و فریاد می کرد۔ و می نالید سبکتگین را بروے

رحم آمد۔ دست و پائے آہو پیچہ را بجشاد۔ و سر بسجرا داد۔  
 مادر آمد۔ و پیچہ را پیش گرفت و روئے با سماں کرد۔ و زبان  
 بے زبانی مناجات کرد۔ ع

اے آنکہ زبان بے زبانان دانی

سبکدین دست تھی بشہر باز آمد ہماں شب حضرت رسالت پناہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب دید کہ باوے می گویند کہ اے سبکدین  
 بواسطہ آں شفقت و مرحمت کہ از تو در وجود آمد  
 و بجهت آں کرم و مہربانی کہ در حق آں پیچارہ زبان بستہ کردی  
 بحضرت حق تعالیٰ تقرب تمام یافتی و ما از تو خوشنود شدیم۔ و حق  
 سبحانہ تعالیٰ ترا شرف پادشاهی کرامت کرد۔ باید کہ بایندگان خدا  
 بہ ہمیں نوع شفقت بجائے آری۔ و در بارہ رعیت خود بطریق  
 مرحمت فرو نگذاری۔ بزرگے فرمودہ کہ چون بواسطہ شفقت بر جوانے  
 پادشاهی بس جہان فانی یابند۔ اگر بجهت مرحمت بر انساے  
 سلطنت ملک باقی یابند هیچ عجیب و غریب نیست۔

مثنوی

دست رعایت ذرعیت مدار کار رعیت بر رعایت سپار  
 مرتجی کن کہ جگر خستہ اند در کرم لطف تو دل بستہ اند

## حکایت (۵) در بیان عدل

آوردہ اند کہ یکے از علما در مجلس مامون الرشید حدیث روایت  
 کرد کہ اشخاص پادشاہ عادل در قبر متفرق نمی شود۔ و اجزائے  
 ایشان از دیگر نمی ریزند مامون فرمود کہ مرا در حدیث حدیث  
 شائبہ در سبب نیست۔ اما داعیہ دارم کہ دُخمۃ نوشیروان را بنویسم  
 زیرا کہ او فی الواقع منظر عدل بودہ۔ و بزبان بزرگواران  
 پناہ صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ کہ من تولد شرم بزبان ملک عادل  
 پس عزیمت مدامین کرد۔ چون بد آنجا رسید۔ فرمود۔ تا دُخمۃ  
 نوشیروان بکشادند۔ و بد آنجا آمد۔ دید کہ تازہ در خاک خفته  
 چنانکہ شغفہ در خواب باشد۔ و سہ انگشتی در دست داشت  
 بر نگین ہر یک بندے نوشتہ۔ اول آنکہ بادوست و دشمن  
 مدارا کن۔ دوم اینکہ کار ہا بے مشورت خرد منداں مشورہ  
 منملئے۔ سوم رعایت رعیت فروگذار۔ و در دواستجائے دُخمۃ آید  
 کہ لوسے بالائے سرش آویختہ بود۔ و بران لوسے نوشتہ کہ ہر کہ  
 خواہد کہ خدا او را بزرگ گرداند۔ گویے علماے زمانہ خود را بزرگ  
 گردان۔ و ہر کہ خواہد۔ کہ ملک او بسیار شود گویے علماے زمانہ

خود را بسیار ساز - مامون فرمود - تا آن پند ها را بنوشند و آن  
خاک را به عطر آلوده سرش به پوشیدند -

### مثنوی

عدل در دنیا نگو نامت کند      در قیامت خوب فرجانت کند  
اندرین عالم معظم سازدت      چون بدان عالم سی نبوازدت

### حکایت (۶) دیگر در عدل

اذا میرالمومنین عمر رضی الله عنه در کتاب جواهر الامارة نقل کرده اند  
که ایشان گفتند - در جابلیت به تجارت جانب مداین می رفتم -  
و چهل جامه برویمانی بامن بود - چون بجای مداین رسیدم - دزدان  
سیر راه من گرفتند و مرا غارت کرده بارها بردند - و من بعد  
محنت خود را بمدائن رسانیدم و بداد خواهی بدرگاه نوشیروان  
رفتم - چون صورت ظلم من بسمع نوشیروان رسید و برکسای  
حال من اطلاع یافت - حاجی را فرستاد - تا دست من گرفته  
مرا بوثان قی فرود آورد - و گفت - اینجا باش - تا دزد را طلب  
کنند و بردها را بستانند - و من در آن وثاق می بودم - و هر روز  
از مطبخ خاص خواجه طعام لمکانه می آوردند - و پیش من می نهادند

و من هر روز پیش گاه کسری می رفتم - و نظاره می کردم  
 مملکت داری و رعیت پروری می کردم - تا بعد از چهل روز  
 بدان وثاق در آمدم - جامه های برده را دیدم نهاده و  
 دسته بریده آنجا افتاده - و کاغذ و چهل تنگه و زر سرخ همراه  
 وے بود - و بر آن کاغذ نوشته که چهل روز بایستادی -  
 تا دزد را بدست آورند درخت تو نزد تو رسیده - این چهل تنگه  
 مزد چهل روز انتظار تست - چون بولایت خودرسی باید که از  
 ما شکایتی نه کنی -

### حکایت (۷) دیگر در بیان عدل

آورده اند که بادشاه قباد روزی در شکار از لشکر جدا افتاد  
 و اگر چه شده از تشنگی بے طاقت گشته هر طرف می گریست  
 و سایه و سرچشمه می طلبید از دور سیاهی بنظرش در آمد -  
 مرکب بدان طرف راند - خیمه کهنه دید در میان بادیه غرده -  
 و پیرزنی با دهن خود در سایه آن نشسته - چون رسید  
 آن زن از خیمه بیرون دوید - عنانش گرفته فرود آورد -  
 حاضر یک داشت حاضر کرد - قباد طعمی خورد و آب بیاشامید -

خواب برو غلبہ کرد۔ لحظہ بیا را بید۔ چوں از خواب برآمد۔  
 گاہ بیک گاہ شدہ بود۔ شب ہما بجا اقامت نمود بعد از نماز  
 شام گاؤے از صحرایا آمد۔ دخترک آں زال آں گاؤ را  
 بدوشید۔ شیر بسیار حاصل شد۔ چنانچہ قباد را از آن بخت  
 آمد۔ و بدل گفت این جماعت بجهت آں در صحرانشستہ اند۔  
 تا کہ بر سر ایشان اطلاع نیابد۔ و ہر روز چندین شیر  
 از گاؤے می گیرند۔ اگر در ہفتہ یک روز بہ سلطان دہند۔  
 مالی ایشان را خلل نمی رسد۔ و خزانہ را قوی تر می شود۔ نیت  
 کرد۔ چوں بدرالملک برسد۔ آں مواضع را بہ رعیت بہند۔  
 چوں صبح شد۔ دخترک گاؤ را گرفت کہ بدوشد۔ اندکے شیر  
 فرد آمد۔ فریاد برآوردہ پیش مادر دوید۔ کہ مادر رنے بدعا آر۔  
 کہ بادشاہ ما نیت ظلم کردہ است۔ قباد بخت نمود۔ و گفت۔  
 از چہ دانستی۔ گفت۔ ہر باداں گاؤ ما بسیار شیر دادے  
 و امروز اندک۔ ہر گاہ کہ بادشاہ نیت ظلم کند۔ حق سبحانہ از  
 ہمہ اشیاء برکت بردارد۔ قباد گفت۔ راست گفتی۔ و آں  
 نیت از دل بیرون کردہ گفت۔ اکنون برو۔ و بر سر کار شو۔  
 پس دختر بر خاست۔ و دیگر بار گاؤ را بدوشید۔ شیر بسیار



حاصل شد - بار دیگر پیش مادر دوید و مرده نیک نیتی پادشاه  
 بوی رسانید - و از اینجا گفته اند - که ملک عادل بهتر است از  
 ابر بارنده - و آفتاب تابنده -

### نظم

هر آن نم که از ابر باران بود	باندیشه شهریاران بود
چرخ برگرداندیشه پادشاه	نیابد زیرین نم بوقت هوا
چو عادل بودش ز سختی منال	که عدلش به است از فرخی سال

## مختصر سوانح حیات مولانا جامیؒ

عبدالرحمن نام۔ نور الدین لقب۔ جامی تخلص۔ قصبہ جام ضلع ہرات میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ اس کے بعد حصول تعلیم کی غرض سے مختلف مقامات میں گئے۔ اور علوم متداولہ معقول و منقول میں بلند مرتبہ حاصل کیا۔ نظم و نثر دونوں پر قدرت کاملہ حاصل تھی۔ متعدد تصانیف ہیں۔ بلخداؤن کے بہارستان جامی ایک ہے۔ جس میں نہایت دل چسپ حکایتوں کے ذریعہ بہنرمین اخلاقی درس دیا گیا ہے۔ عبارت میں انتہائی شگفتگی، سلاست اور روانی ہے۔ نظم میں ایک ضخیم دیوان آپ کی یادگار ہے۔ جو زیادہ تر تعینہ کلام پر مشتمل ہے۔

# انتخاب از بہارستان جامی

## حکایت (۱)

گزدم زہر مضرّت در نیش و نیر ہلاکت در کیش عزیمت  
 سفر کرد۔ ناگاہ بر لب آبے رسید۔ خشک فرو ماند نہ پائے  
 رفتن نہ راہ باز گشتن۔ سنگ پشت این معنی را از دے مشاہدہ  
 کرد۔ بروئے ترحّم نمودہ بر پشت خود سوار کردہ خود را در آب  
 انداخت۔ و شنا کناں رو بجانب دیگر نہاد۔ در آں آشنا  
 آوازے بگو شش رسید کہ گزدم بر پشت دے چیزے  
 می نمود۔ پرسید کہ این چہ آواز است۔ جواب داد کہ این آواز  
 نیش من است بر پشت تو۔ ہر چند می دالم۔ کہ براں کار گر  
 نمی آید۔ اما عادت خود را نمی توانم گذاشت۔

فر ۵

نیش عقرب نہ از بے کین است      مقتضای طبیعتش این است  
 سنگ پشت با خود گفت۔ کہ بیج بہ ازیں نیست۔ کہ این بدشت  
 را از بے خوں بد بہاغم۔ و نیکو بستران را از آسیب دے

خلاص دہم۔ پس بآب فرو رفت۔ و دیرا موج بر بود۔ گویا کہ  
ہرگز نبود۔

### قطعه

ہر خوانے کہ دریں واکہ شر و فساد تا ز صد جیلہ بہر لحظہ از د سازد نہ  
بہ ازاں نیست کہ در موج فنا غوطہ خورد وے ز بخلق خود خلق از د باز رہند

### حکایت (۲)

اشترے مہار خود در پائے کشاں بصرامی چرید۔ مویشے  
بوی رسید۔ و اورا بے خدادند دید۔ حرصش براں داشت کہ  
مہارش گرفتہ بخانہ خود رواں شد۔ شتر نیز از آنجا کہ فطرت او  
مقصود برانقیاد است۔ و جبلت او مجبور بر عدم مخالفت و عناد  
با او موافقت کرد۔ چون بخانہ او رسید۔ سوراخے دید بغایت  
تنگ۔ گفت۔ اے محال اندیش۔ این چہ بود کہ کردی۔ خانہ تو  
چنان تنگ و مجتہ من چیں بزرگ۔ نہ خانہ تو ازیں بزرگ تر  
خواہ شد۔ و نہ جتن من خورد۔ میان من و تو چگونه صحبت درگیرد۔  
و محالست چون صورت پذیرد۔

### قطعه

چوں روی اجل ز نسیاں کہ می بینم ترا در قفا از بار حرص و آزار اشتر دارا  
بارہائے خوش را قدس سبک گردان کہ نیست تنگنائے مرگ را گنجایش این بارہا

### حکایت (۳)

سگے از بہر طعمہ بر در شہرے رسید۔ ایستادہ دید کہ قرصِ  
 نان گمہ داں گرداں از شہر بیرون آمد۔ در دئے بھرا نہاد۔  
 سگ در دنبال دے رواں شد۔ و آواز داد۔ کہ اے  
 قوت من و قوت رواں دے آرزوئے دل و آرام جان  
 عزم کجا کردہ در دئے بچہ آوردہ۔ گفت۔ دریں بیابان  
 با جمعی از گرگاں و پلنگاں آشنائی دارم و احرام زیارت  
 ایشان بستہ ام۔ سگ گفت۔ مرا ترساں کہ اگر بکام نہنگ  
 و دہان شیر و پلنگ در دئے من باشد۔ اما من در قفای تو ام  
 و از توجہ شدتی نے۔

### قطعہ

آنم کہ بہ عمر خویش ہرگز خالی نشوم ز آرزویت  
 گر گرد ہمہ جہاں بگردی ساکن نشوم ز جستجویت

### حکایت (۴)

رو باے بر سر راہے ایستادہ بود۔ و چشم مراقب بر

چپ دراست نهاده - ناگاه از دور سیاهی پیدا شد - چون  
 نزدیک رسید دید که یک درنده گرگ با سگ بزرگ ، همچو  
 دوستان صادق و یاران موافق همراه می آیند - نه آنرا ازین  
 توهم فریبی دند این را از دغدغه آسبید - روباه پیش دوید -  
 و سلام کرد - و وظیفه احترام بجا آورده گفت - بحمد الله کین دیرین  
 بمهرتانه بدل شد - و دشمنی قدیم بدوستی جدید عوض گشته - اما  
 می خواهم که بدانم سبب جمعیت شما چیست - و باعث این امنیت  
 کیست - سگ گفت - امنیت ما دشمنی شبان است - اما دشمنی  
 گرگ و شبان مستغنی از بیان است - و سبب دشمنی من با او  
 آنکه روزی این گرگ که امروز مرا دولت رفاقت دے  
 دست داده بر رمل ما حمله کرد و یک بره بر بود من چنانکه عادت  
 من بود - در تقابش دیدم - تا بره از او بستانم - تا آنکه  
 بوی رسیدم - چون باز آمدم - شبان چو بدستی کشید و بوجوب  
 مرا برنجانید - من نیز را بطه دوستی از او گستم و باد دشمن  
 قدیم پیوستم - **قطعه**

بدشمن دوست شو زینسا که هرگز به تیغ دشمنی نخراشدت پوست  
 کن باد دست چنیز دشمنی ساز که بر غم تو بادشمن شود و دست

## حکایت (۵)

موشی چند سال در دکان خواجه بقال بود. و از نقلهای خشک و میوه های ترمی خورد. خواجه بقال آنرا می دید. و اغراض می کرد. و از مکافات دے اعراض می نمود. تا روزی حرصش بر آن داشت. که همیان خواجه ببرید و از سرخ و سفید هر چه بود بخانه خود کشید. خواجه بوقت حاجت دست به همیان برد. چون کیسه مفلساں تهی یافت. و چون معده گرسنگان خالی دانست. که این کار موش است. پس گربه را بکین کرد. و ادرا بگرفت. و رشته دراز در پائے او بست و بگذاشت. تا بسوراضی خود رفت. و باندازه رشته غور بر آن سوراخ را بدانست. دنبال را بگرفت. که آن سوراخ را بکند. پس همچنان کرد. چون بخانه دے رسید خانه دید که چون دکان صرافاں سرخ و سفید بر هم ریخته. و دینار و درهم با هم آمیخته حتی خود بیرون آورده تصرف نمود. و موش را آورده بچنگال گربه سپرد. تا جزای خود وید آنچه دید. و مکافات حق شناسی خود کشید آنچه کشید.

## قطعه

گر شور و شر ہے هست حریفانِ جہاں! خوسم دلِ قلن کہ زہر شور و شر ہے رست  
در عزتِ قناعت ہمہ روح آمدہ و رفت در حرص فرج نیست مگر در دوسرے ہے رست

## حکایت (۶)

رو بائے با گرگ دم مصاحبت می زد۔ و قدم موافقت می نہاد۔  
بیاض گدشتند۔ در او استوار بود۔ و دیوار پیر از خار گردو آں  
گردیدند۔ تا بسوراخ رسیدند۔ کہ بر رو باہ فراخ بود۔ و بر گرگ  
تنگ۔ رو باہ آساں در آمد و گرگ بزحمت فراواں انگور ہا  
دیدند۔ و میو ہائے رنگارنگ یافتند۔ رو باہ زیرک بود۔  
حال پیروں رفتن را ملاحظہ نمود۔ و گرگ غافل۔ چندانکہ  
توانست بخورد۔ ناگاہ باغباں آگاہ شد۔ چو بے برداشت۔  
و روئے بایشان نہاد۔ رو باہ باریک میاں زود از سوراخ  
بدر رفت۔ و گرگ بزرگ شکم در آنجا محکم شد۔ باغباں بوسے  
رسید۔ چو بدستی کشید۔ و چندانش بزد کہ اگر گ نہ زندہ نہ مرودہ۔  
پیوست در بیدہ چشم کندیدہ از آں تنگنائے پیروں رفت۔



## قطعه

زورمندی مکن لے خواہد بزیر کاخ کارزبوں خواہی رفت  
فرہت کرد بے نعمت ہا زان بندیش کہ چوں خواہی رفت

## حکایت (۷)

ابراہیم ابن سلیمان بن عبدالملک گوید۔ کہ در اں وقت کہ نوبت  
خلافت از بنی اُمیہ بہ بنی عباس انتقال یافت و بنی العباس  
بنی اُمیہ را می گرفتند۔ و می کشتند۔ من بیرونِ کوفہ پر  
بامِ سرائے کہ بصرا مشرف بود۔ نشسته بودم دیدم کہ  
گروہ علمائے سیاه از کوفہ بیرون آمد۔ در خاطر من چنین افتاد۔  
کہ آن جماعت بہ طلبِ من می آیند۔ از بامِ فردا آدم۔ و  
بکوفہ در آدم بھیج کس را نمی شناختم۔ کہ پیشِ دے پنہاں  
شوم۔ بر درِ سرائے بزرگ رسیدم در اں دم دیدم کہ مردے  
خوبصورت سوارِ ایستادہ است۔ و جمعے از غلاماں و خادماں  
گرداد بر آمدہ۔ در پیشِ آدم۔ سلام کردم۔ گفت۔ تو کیستی و  
حاجت تو چیست۔ گفتم مردے ام کہ بخنہ داز و نیم تر سیدہ۔ بمنزل تو

پناه آورده ام - مرا بمنزل خود در آورد - و حجره که نزد حرم دے  
 بود - بنشانند - چند روز آنجا بودم به بهترین حال - و از مطاع  
 و مشارب و ملابس هر چه دوست ترمی داشتم - همه پیش من  
 بود - و از من بیج نمی پرسید - هر روز یکبار سوار می شد - و باز  
 می آمد - روزی ازو پرسیدم - که هر روز ترا می بینم که سوار  
 شوی و زود می آئی - بچه کار می روی - گفت - ابراهیم ابن سلیمان  
 پدر مرا کشته است - شنیده ام که پنهان شده است - هر روز  
 می روم - بامید آنکه شاید دیرایا بم - و قصاص پدر از دستانم  
 چون ایس را بشنیدم از اوبار خود در تعجب ماندم - که مرا قصاص  
 در منزل کسے انداخت - که طالب قتل من است - از حیات خود  
 سیر آدم - ازاں مرد نام دے و نام پدرش پرسیدم - و دانستم  
 که راست می گوید گفتم اے جوانمرد! ترا در ذمه من حقوق بسیار  
 است - بر من واجب است که بر خصم تو دلالت کنم - و ایس راه  
 آمد و شد بر تو کوتاه گردانم - ابراهیم ابن سلیمان بنم - خون پدر خود  
 از من بخواه - او از من بادر نکرد - و گفت - از حیات خود به تنگ  
 آمده و میخواهی که از محنت خلاص شوی - گفتم - لا والله من  
 ادراکشته ام - نشانها گفتم - دانست که راست می گویم - رنگ

رویش برافروخت و چشمانش سرخ شد زمانے سردر پیش  
 انداخت۔ بعد ازاں گفت۔ فرود شد کہ بہ پدم رسی۔ واد  
 داد خود از تو خواهد۔ اما من زینہارے کہ ترا دادہ ام۔ باطل  
 نہ کلیم۔ برخیز و بیروں رو۔ کہ بر نفس خود ایمن نیستم۔ مبادا کہ گزند  
 بتو رسانم ایں گفت و ہزار دینار عطا فرمود۔ بگر فتم و بیروں  
 آدم

## نظم

جواں مردا جواں مردی بیاموز      ز مردان جہاں مردی بیاموز  
 دروں از کیس کیس جویاں نگہدار      زباں از طعن بدگویاں نگہدار  
 نکوئی کن باں کو با تو بد کرد      کہ آں بدر خندہ در اقبال خود کرد  
 چو آئین نکہ کاری کشی شاز      نگردد جز بتو آں نیکوی باز

## حکایت (۸)

از عبد اللہ ابن جعفر رضی اللہ عنہ می آرند۔ کہ روزے  
 عزیمت سفر کردہ بود۔ در نخلستان قومے را دید فرود آمد  
 و غلام سیاہ نگہبان آں درختاں بود۔ آں غلام را دو قرص

از خانه آمد۔ پیش دے گئے ایستاده بود۔ یک قدم ادرا  
 انداخت۔ بخورد۔ پس دیگرے را نیز بیداخت۔ آنرا ہم بخورد۔  
 عبداللہ از دے پر سید کہ ہر روز قوت تو چیست۔ گفت۔  
 آنچه دیدی۔ فرمود۔ چرا دیرا ہر نفس خود ایثار کردی۔ گفت۔  
 دے از ما غریب است۔ گمان می برم کہ از مسافت دور  
 آمدہ است۔ و گرسنہ است۔ خواستم کہ دیرا گرسنہ بگذارم۔  
 پس گفتش کہ امروز چہ خواہی خورد۔ گفت۔ روزہ خواہم داشت۔  
 عبداللہ با خود گفت۔ کہ ہمہ خلق در سخا مرا ملامت کنند۔  
 حق این است۔ کہ ایں غلام از من سخی تر است۔ پس آن غلام  
 را آزاد کرد۔ و نخلستان را بے بخشید۔

### قطعه

نفس سگ را بیک دو نقرہ ناں  
 بر سگ نفس ہر کہ کرد ایثار  
 گر بود بندہ فی المثل شاید  
 خواجگان را بہ بند گیش قرار

## حکایت (۹)

سکے را گفتند۔ سبب چیست که از دیرِ هر خانه که باشی۔ گدا  
گردِ آن خانه نتوان گذشت۔ گفت من از حرص و طمع  
دورم و بے طبعی و قناعت مشهور۔ از خوانے بہ تنگ مانے  
قانع ام۔ و از بریائے بہ خشنک استخوانے خورسند۔ اما گدا  
سخرۂ حرص و طمع و مدعی جوع و منکر شمع۔ نان یک ہفتہ اش  
در اتہا۔ و زبانش در طلب نان یک شبہ جنباں۔ غنلے  
دو روزہ اش ہمہ پشت۔ دعوایے در یوزہ اش در مشت۔  
قناعت از حرص و طمع دور است۔ و قانع از حرص و طامع  
نفور۔

### قطعه

در ہر دے کہ غر قناعت نہاد پایے  
از ہر جہ بود حرص و طمع را بہ بست دست

ہر جا کہ عرض کرد قناعت متاعِ خویش  
بازار حرص و سرکہ آرزو شکست

## حکایت (۱۰)

شغالے خود سے را در خواب سحر بگفت۔ فریاد برداشت  
 کہ من مونس بیدارا نم۔ و موذن شب زندہ داراں۔ از کشتن من  
 بہ پردہ ہیز۔ و خون مرا بہ تیغ تعدی مریز۔ شغال گفت۔ من در  
 کشتن تو چنان یک جہت نیستم کہ بہ تیغ وجہ انداں باز ایستم۔  
 و خود را ازین اختیار پرداختم۔ و ترا درین صورت مخیر ساختم۔  
 اگر خواہی بیک ضرب پنچہ جان ترا بستانم۔ و اگر خواہی۔ لقمہ  
 لقمہ گر دانم۔

### قطعه

جز بہ تدبیر خود از سر خود دور کن  
 گر شریکے تو آں شود شب گیر پیش  
 بہ تفرع مسیر راہ خلاصی کہ باں  
 از بدش گر نگذاری تیرے گیر پیش

مظ  
ص

## مختصر حالاتِ زندگی نظامی گنجوی

ابو محمد نظام الدین الیاس نام۔ نظامی تخلص ہے۔ ۴۱ھ میں بمقام گنجہ ولادت ہوئی۔ اسی مناسبت سے نظامی گنجوی کہلاتے ہیں۔ تحصیل علوم کے بعد شاعری کی طرف توجہ کی اور اس قدر کمال حاصل کیا کہ بڑے بڑے اُمراء و سلاطین اُن سے ملنے کے مشتاق رہتے تھے۔ نظامی نے پانچ ضخیم ضخیم مثنویاں لکھیں۔ جو پنج گنج یا خمسہ نظامی کہلاتی ہیں۔ ان پانچوں مثنویوں میں سکندر نامہ اور مخزنِ اسرار کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ نظامی کو واقعہ نگاری اور جذبات نویسی میں یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ زورِ بیان اور قدرتِ کلام، نازک استعارات اور لطیف تشبیہات کے استعمال پر نظامی کو جو قدرت حاصل ہے۔ اور دلوں کے یہاں بہت کم دیکھنے میں آتی۔



## اِسْحَابِ اَز سِکَنْدَرِ نَامَہٗ نِظَامِی گنجوی

خدا یا جہاں پادشاہی تراست	ز ما خدست آید خدائی تراست
پناہ بلمندی و پستی توئی	ہمہ نیستند آنچه ہستی توئی
ہمہ آفریدہ است بالا و پست	توئی آفرینندہ ہرچہ ہست
چنان آفسیدی زمین و زمان	ہماں گردشِ انجم و آسماں
کہ چندانکہ اندیشہ گردد بلند	سر خود بردن نادر دریں کند
بود آفرینش تو بودی خدائے	نہا شد ہمہ ہم تو باشی بجائے
ہمہ زیر و ستیم و فرماں پیر	توئی یادری دہ توئی دستگیر
پدید آدر خلق و عسالم توئی	تو میرانی و زندہ کن ہم توئی
برد نیک را از تو آید کلید	ز تو نیک و از من بد آید پدید
چو نام تو ام جاں نوازی کند	بمن دیو کے دست بازی کند
چو عاجز رہا منندہ دامن ترا	دریں عاجزی کے نخواہم ترا
بلے کار تو بندہ پروردن است	مرا کار بابت بندگی کردن است
نگہ دارم از رخسہ و ہرناں	مکن مشاد بر من دل دشمنان
نشاید ترا جز بتو .... یافتن	عناں باید از ہر ورے یافتن
سپر دم بتو مایہ خویش را	تو ذاتی حسابِ کم و بیش را

## مُنَاجَاتُ

بزرگا! بزرگی دہا! بیگم  
 نیاددم از خانہ چیزے نخست  
 توئی یادی بخش دیاری رسم  
 تو دادی۔ ہم چیز من چیز نست  
 چو کردی چراغ مرا نور دار  
 حقوت کن عذرخواہ آدم  
 سیاہ مرا ہم تو گرداں سپید  
 خداوند مائی و ما بندہ ایم  
 براں دارم اے مصلحت خواہ من  
 رہے بیشم آور کہ انجباں کد  
 امیدم تو بہت ز اندازہ بیش  
 ز خود گرچہ مرکب بدوں راندہ ام  
 تو باز از من بے من آراستی  
 ز رونق مبر نقش آراشتم  
 توادای مرا پائنگاہ بلند  
 سرے را کہ بر سر نہادی کلاہ  
 نطامی دریں بارگاہ رفیع  
 توئی یادی بخش دیاری رسم  
 تو دادی۔ ہم چیز من چیز نست  
 زمین باد مشعل کشاں دور دار  
 بدرگاہ تو رود سیاہ آدم  
 مگر دائم از در گہت نا امید  
 بہ نیروئے تو یک یک زندہ ایم  
 کہ باشد سوسے مصلحت را و من  
 تو خوشنود باشی و من رسنگار  
 کن نا امیدم ز درگاہ خویش  
 براہ تو در نیم رہ مانده ام  
 بدان رسم و آئین کہ می خواستی  
 نصیب دہ از گنج بخشایشتم  
 تو ام دستگیر اندرین پائے بند  
 مینداز در پائے ہر خاک براہ  
 نیاری بجز مصلحت را شفیع

# انتخاب از بوستان سعدی

## حکایت (۱)

تو کے بشتوی نالہ دادخواہ	بکیواں ہرت کلا خواہجہ
چنان خسب کا یہ فغاوت بگوش	اگر داد خواہے برآرد خروش
کہ نالہ ز ظالم کہ در دور تست	کہ ہر چہ کو می کند جو رتست
نہ سگ دامن کاروانی درید	کہ دہقان نادان کہ سگ پر درید
دلیر آمدی سعدیا در سخن	چو تیغ بدست است فتحی بکن
بگو آنچه داتی کہ حق گفته بہ	نہ رشوت ستانی دے عشوہ
زباں بند و دفتر ز حکمت بشوے	طع بگسل و ہر چہ خواہی بگوے

## حکایت (۲)

شنیدم کہ در وقت نزع رداں	بہ ہرمز چنیں گفتہ نوشیرواں
کہ خاطر نگہدار و درویش باش	نہ در بند آسایش خویش باشم
نیاید بنزدیک دانا پسند	شبان خفتہ و گرگ و گویہند
بر دپاس درویش محتاج دار	کہ شاہ از رعیت بود تاجدار

درخت اے پسر باشد از بچ سخت	رعیت چو بچ اند سلطان درخت
وگر می کنی می کنی بیخ خویش	کن تا توانی دل خلق ریش
رفیقا و سایا امید است و بیم	اگر جاده بایست مستقیم
که ترسد که در ملکش آید گزند	گزند کسانش نیاید پسند
در آن کشور آسودگی بوی نیست	وگر در سرشت و سلیخ نعمت
که دل تنگ بینی رعیت ز شاه	فراخی در آن مرز و کشور مخواه
از آن کو نترسد ز داور بترس	ز مستکبران دلاور مترس
بزرگان رسند این سخن را بغور	خرابی و بدنامی آید ز جور
که مرسلطنت را پناهند و گشت	رعیت نشاید به بیداد گشت
که مزدور بخشش دل کند کار بیش	مراعات دمهقان کن از بر خویش
کز و نیکوی دیده باشی بے	مرقت نباشد بدی با کسی

### حکایت (۳)

شبنم که بغدادینے بسوخت	شبه دو دِ خلق آتش بر فروخت
که دکان مارا گزند و نبود	یکے شکر گفت اندراں حال زود
ترا خود غم خوشتن بود و بس	جهان دیده گفتش اس بر الهوس
وگر چه سرایت بود بر کنار	پسندی که شهرے بسوزد ز نار

بجز سنگ دل کے کند مدہ تنگ	چو بیند کساں بر شکم بستہ سنگ
توانگر خود آں لقمہ چوں می خورد	چو بیند کہ درویش خوں می خورد
مگو تندست است رنجور دار	کہ می سپید از غصہ رنجور دار
تنگ دل چو یاراں بمنزل دسند	نخسید کہ دامان گال در پسند
دلِ پادشاہاں شود بارکش	چو بیند در گیلِ خمرِ خاکش
اگر در سراے سعادت کہے است	ز گفتارِ سعدیش حرفے بسے است

ہمینست بسند است اگر بشنوی

اگر خسار کاری سمن ندر دی

### حکایت (۴)

یکے بر سر شاخ دُبُن می بُرید	فداوند بستناں نگہ کرد و دید
بگفتا کہ ایں مرد بد می کند	نہ با من کہ با نفسِ خود می کند
نصیحتِ نجات است اگر بشنوی	ضعیفانِ سبیلِ بکتفِ قوی
کہ فردا بہادر برد خسروے	گردے کہ پیشِ نیرزد جوے
چو خواہی کہ فردا بود مہترے	مکن دشمنِ خویش تن کہترے
کہ چوں بگذرد بر تو ایں سلطنت	بگیر و بکین آں گدا و امنت
مکن پہنچہ از ناتواناں بہار	کہ گر بنگذنت شومیِ خسار

که زشت است در چشم از لوگان      یقنادن از دست افتادگان  
 بزرگان روشن دل و نیک بخت      بفرزانی تاج بودند و تخت  
 بدنبال راستان کج مرد و عود  
 و گر راست خواهی ز سعدی شنود

### حکایت (۵)

شنیدم که دارائی فرخ تبار  
 دوا آمدش گلّه بانه پیش  
 بهر آرد و به پان بدول فرودش  
 سن آفم که اسبان شده پرورم  
 ملک را دلی رفته آمد بجای  
 ترا بادی کرد فرخ سر و شش  
 نگهبان مرغی بخندید و گفت  
 نه تیر میزد و در اسب نکو است  
 چنانی است در مهربانی نظر  
 مرا بار بار در حضور دید  
 ز لشکر جدا ماند روزی شکار  
 شهنش بر آرد و تغلق بکیشش  
 که در خانه باشد گل از خار پاک  
 که دشمن نیم در ملاکم سکه شش  
 بخند رشت درین مرغزار اندرم  
 بخندید و گفت اسب کله بیدار است  
 و کرد زده آورده بودم بگوشت  
 قهر جگر تر باران نشانی بخت  
 که دشمن ندانند شهنش نه در دست  
 که هر بهر تر را بداند که کوه است  
 از شیل و چپس را نگاه بهر دست

کنونت بمهر آدم پیش باز      نمی دایم از بد اندیش باز  
 تو انم من اے نامور شهر یار      که ایسے بیرون آدم از صد هزار  
 مرا گلہ بانی بعقل ست درائے      تو ہم گلہ خویش داری بیائے  
 دران دار ملک از خلل غم بود  
 کہ تدبیر شاہ از شبان کم بود

---

# غزلیات سعدی

(۱)

مشتاقی و صبری از حد گذشت یارا      گر تو شکیب داری طاقت نماند مارا  
باری عشقم احساں در حال من نظر کن      کنز خان پادشاهاں نعمت رسد گدارا  
سلطان که خشم گیرد بر بندگان حضرت      حکمش رسد و لیکن حدی بود جفارا  
من بے تو زندگانی خود را نمی پسندم      کاسایتی نباشد بے روشناں بقارا  
چون تشنه جان سپردم و آنکه چه سود دارد      آب از دو چشم دادن بر خاک من گیارا  
حال نیازمندی در وصف می نیاید      آنکه که باز کردیم کوشیم ماجرا را  
باز آو جان فقیر من از من سناں بخیرست      دیگر چه برگ باشد در ویش بے نوارا  
یارب تو آشنارا مهلت ده و سلاست      چند آنکه باز بیند دیدار آشنارا

سعدی قلم سختی وقت است و نیک بختی  
بر هر چه پیشست آید گردن بنه تقصارا



غزل (۲)

تو خود به حقیقت اشغال ما پیردازی  
وصال ما و شما دیر متفق گردد  
کجا بصید پنج همت فرد آید  
و اگر هلاک منت دیگر است بل نیست  
که ام سنگدل است آنکه عیب من گوید  
میسترنه شود عاشقی و مستوری  
چه جرم رفت که با ما سخن نمی گوئی  
هنوز با چه به عهدیت و دعا گویم

## مختصر حالاتِ زندگی خواجہ حافظ شیرازی

شمس الدین نام۔ حافظ تخلص۔ خواجہ بہاء الدین ملک التجار کے بیٹے تھے۔  
 بچپن میں سایہ پدیری مرستہ اٹھ گیا۔ بڑے بھائی نے محلہ کے ادبائوں  
 کی صحبت میں رو کر تمام ترکہ پدیری ضائع کر دیا۔ حافظ نے گذر اوقات  
 کے لئے خیر بنانے کا پیشہ اختیار کیا۔ قرآن مجید حفظ کر کے کچھ علم حاصل  
 کیا اور شعر گوئی کا شوق ہوا۔ ابتدا میں بے تکے شعر کہتے تھے۔ لیکن  
 بعد میں بابا کوہی کے مزار پر جا کر روئے اور فیض حاصل کیا۔ چنانچہ  
 تمام علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ اندوز ہوئے۔ اور صبح اٹھ کر  
 سب سے پہلے ایک غزل لکھی جس کا مطلع ہے۔

دوش دشت سحر از غصہ بجام داؤد وندراں ظلمت شب آب حیاتم داؤد  
 ابل شیر از غزل سن کر حیران رہ گئے اور ان کی قدر و منزلت کرنے لگے۔

شیراز سے آج کے بعد خواجہ حافظ کو غزل گوئی میں جو مرتبہ حاصل ہوا وہ  
 کسی اور کو نہ سترہ سو سال۔ صوفی کے پورے تلو سال بعد وفات پائی (افغان)  
 داؤد نامی وفات ہے۔ کلام میں فصاحت و بلاغت کے علاوہ جوش ہستی  
 و شہادت اور لطافت بیان و مضمون آفرینی و تخیل کی بلندی  
 غزل کے ہر جہ اسن فخری ہو جوہ اشمن پاسے جاتے ہیں۔

# غزلیاتِ خواجہ حافظ شیرازی

(۱)

دوش وقت سحر از غصه نجاتم دادند  
چه مبارک سحر بود و چه فرخنده شبی  
چون من از عشق رخسار بخود حیران گشتم  
من اگر کام روا گشتم و خوشدل چه عجب  
بعد از این روی من و آئینه حسن نگار  
با تفت آن روز بمن مشوه این دولت داد  
این همه قدر و تسک کز سختم می ریزد  
کی میاید است عجب بندگی پر مغال  
و ندران ظلمت شب آب حیاتم دادند  
آل شب قدر که این تازد براتم دادند  
خبر از واقعه لالت و سنا تم دادند  
سستق بودم و اینها بزرگاتم دادند  
که در آنجا خبر از حبلوه ذاتم دادند  
که بازار غمت صبر و ثباتم دادند  
اجر صبر بیت کز آن شلخ نباتم دادند  
خاک او گشتم و چندین درجاتم دادند

همت حافظ و انقاس سحر خیزان بود  
که ز بند غم ایام نجاتم دادند

## غزل دیگر

دل میرود ز دستم صاحبِ دلانِ خدا را      دروا که درازِ پنهانِ خواهد شد آشکارا  
 کشتی شکسته گانیم اے بادِ شرطِ بر خیز      باشد که باز بینم آن یارِ آشنا را  
 اے صاحبِ کرامت شکرانہ سلامت      روزے تفقّدے کن درویشِ بے نوا را  
 آسائشِ دو گیتی تفسیرِ اس دو جزا ستا      باد و ستاں تَلَطّفِ بادِ شمنانِ مدارا  
 در کیوے نیکنامی مارا گذر ندادند      اگر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را  
 سرکشِ مشوکِ چوں شمع از غیرت بسوزد      دبر کہ در کفِ او نومِ آتشنگِ خارا  
 گر مطربِ حریفانِ ایں پلوسی بخواند      در رقص و حالتِ کردِ پیرانِ بازِ مارا  
 ہنگامِ تنگدستی در عیشِ کوش و مستی      کیں کیمیائے مستی قاروں کند گدارا

حافظ! بخود پوشید ایں خرقہ می آلود  
 اے شیخ پاکدامن معذور دار مارا

## مختصر حالاتِ زندگی نظیری نیشاپوری

محمد حسین نام۔ نظیری تخلص۔ نیشاپور وطن۔ وطن میں شہرت حاصل کرنے کے بعد ہندوستان آئے۔ عبدالرحیم خانخاناں کے توسل سے شہنشاہ اکبر کے دربار میں شرفِ باریابی حاصل کیا۔ لیکن مستقل طور پر خانخاناں سے وابستہ رہے۔ اور احمد آباد کو مستقر بنایا۔ خانخاناں نے بڑی قدر و منزلت کی۔ اور کئی بار خواہرات سے منہ بھرا ۱۲۰۰ روپے میں بمقام احمد آباد انتقال کیا اور محلہ تلج پور میں دفن ہوئے۔ غرضیکہ نظیری کو فارسی زبان پر بڑی اہمیت حاصل ہے۔ جسے عشق سے بیان کیا۔ نہایت دلکش پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ یہی نئی نئی ترکیبیں اختراعات کی ہیں۔ فارسی اشعار و محاورات کو بڑی خوبصورتی سے نظم کیا۔ جسے تشبیہ و تمثیل اور بیان میں لطافت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

# انتخاب از غزلیاتِ نظیری

(۱)

از کف نمی دهد دلِ آساں روده را      دیدیم زور بازوئی نا آزموده را  
 من در پیِ ربائی و او هر دم از فریب      بر سر گره زند گره ناکشوده را  
 نتوان شود قد کمر دراز لبالی      بتوان شود تلخ کمر شنوده را  
 یک ره خوشم ز خنده دندان نماند کرد      تا که نماید آں گهر ناموده را  
 ساغر کجاست تا که از دلِ بدی بریم      روشن کنیم خاطرِ کلفت ز دوده را  
 تا منفعلی ز بخشِ بیجان به بینش      می آرم اعتراف گناه نموده را

منظومِ یار گشت نظیری کلام مارا

بیهوده صرفِ شکر نکردیم دوده را

## غزل دیگر

چه خوش است از دیکلِ سرحون باز کردن      سخن گذشته گفتنِ گلِه دراز کردن  
 گنج از نیازِ پنهانِ نظری به مهر دیدن      گه از غنابِ ظاهر گه به نیاز کردن  
 از غنابِ بردنِ ز دلِ هم اندک اندک      به بیدیه آفریدن به بهانه ساز کردن  
 تو اگر بجز سوزی ز جفا کشاں نیاید      بجز از دعایِ جانت ز سر نیاز کردن

نہ چناں گرفتہ جا بمیان جان شیریں      کہ تو ان ترازو جانرازم اختیار کردن  
 ز خار سے ندام مرد بزرگ سجدہ بُت      دل و خاطر پریشاں نتوان نماز کردن  
 تو بخوشتن چه کردی کہ بہا کنی نظری      بخدا کہ واجب آمد ز تو اخراج کردن

## مختصر حالات امیر خسرو

امیر نجم الدین نام۔ پہلے سلطان تخلص تھا۔ پھر خسرو رکھا۔ والد کا نام  
 سیف الدین ہے جو ترکستان کے شہر کش کے رہنے والے اور قبیلہ کے رئیس  
 تھے۔ خسرو پٹیالی ضلع ایٹہ میں ۶۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔ پندرہ سال  
 کی عمر میں تمام علوم و فنون درسیہ سے فارغ ہو کر شعر کہنا شروع کیا۔  
 تھوڑے ہی دنوں میں بہترین شعرا میں شمار ہونے لگا۔ بنی لاکھ سے  
 زائد اشعار کہے۔ نظم کی تمام اقسام پر قدرت حاصل تھی۔ مختلف بادشاہوں  
 کے دربار سے وابستہ رہے۔ سلطان نظام الدین محبوب الہی کے چہینے  
 مرید اور خلیفہ تھے۔ ۶۲۵ھ میں انتقال کیا۔ اور سلطان جی کے پائنتی  
 دفن ہوئے۔ کلام میں درد، سوز و گداز، جوش و روانی پائی جاتی ہے۔  
 تصوف کے دقیق مسائل کو بڑی خوبی سے نظم کیا ہے۔

# انتخاب از دیوان خسرو

## غزل (۱)

رسید باد صبا تازه کرد جان مرا      نهفته دار بمن جوئے دلستان مرا  
 مرا گذر به گلستان بے است یکاچہ سود      کہ سوئے من نظرے نیست گلستان مرا  
 نشان نما نذر نقشتم کجاست عارض اد      کہ در کشد قلم این نقش بے نشان مرا  
 فغان من کجا بشنود بگوش آں شوخ      کہ خود بخشنود گوش من فغان مرا  
 پدید جانب اد مرغ روح با من گفت      کہ من روم تو نگہدار آشیان مرا  
 خوش آں دے کہ در آید پیو دم دوم      پیر از ستاره و مہ کردہ خانان مرا  
 و دے صبا تو بگو سرور رفتہ را باز آئے      بنو بہار بدل کن یکے خزان مرا  
 ز رفتن تو بجا آمد نمیدانم      کہ رفتنت ز کجا خواست بہر جان مرا  
 دل شکستہ خسرو بجانب تو شتافت  
 غریب نست نگہدار میہان مرا



## غزل دیگر

اے ترکی کمال ابرو من کشتہ ابرویت      بلکہ ہمہ ہندوچیں بدہم بیکے مویت  
 گفتی کہ بدیں سوہا غمناک چہ میگودی      آورہ دے دلہم در حلقہ گیسویت  
 دتے بطفیل گونواز و سرم آتر      تا چند بہر نہ خے حسرت خودم از کویت  
 مسجد چہ دم چندیں آخر چہ نمازست ہیں      روکم بسوے قبلہ دل جانب ابرویت  
 شہا ہم کس خفتہ جز من کہ زبے خوابی      افسانہ دل گویم در پیش سگ کویت  
 کہ نام گلے گرم گہ یاد گستانے      زیگوندہ در اندازم ہر جا سخن از کویت  
 بوئے گل ازیں پیشم در باغ نمودی رہ      بادے بوزید از تو ہمو شدم از کویت  
 سرد رخم چو گانت رافضی است بدیں خسرو  
 آں بخت کہ گر آرد سرد رخم باز دیت

## مختصر حالاتِ زندگی مولانا عراقی

فخر الدین ابراہیم نام۔ عراقی تخلص۔ ہمدان وطن ہے۔ قلندروں کے ایک گروہ کے ساتھ ہندوستان آئے۔ اور اطرافِ نازول میں ایک سخت آندھی کے طوفان میں گھر کر ساتھیوں سے بچے گئے۔ ملتان پہنچ کر بہاء الدین زکریا ملتانی سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ چند روز بعد ہی شیخ فطری اسفنداد کے باعث خردِ خلافت و اجازت سے نوازا۔ اور رحلت کے وقت اپنا جانشین مقرر کیا۔ ۲۵ سال ہندوستان میں قیام کرنے کے بعد مریدانِ ہندی کی مخالفت سے مجبور ہو کر زیارتِ حرمین شریفین کے بعد توبہ میں قیام کیا۔ آخری زمانہ میں ملکِ شام کا سفر کیا اور وہیں ۱۲۸۹ھ میں رحلت کی۔ دمشق میں مزارِ زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

صوفیانہ شاعری میں عراقی کو امتیاز حاصل ہے۔ تقوٰف کے پُر نیچ و در دقّ مسائل نیز اسرار و معارف اور وارداتِ قلبی ایسے دلکش نڈاز میں نظم کئے ہیں کہ اربابِ ذوق اور صاحبِ دل لطف اندوز ہو کر سر دھنتے ہیں۔

## غزلیاتِ عراقی

(۱)

صنارہ قلندر سزوار بمن نمائی      کہ دراز و دور دیدم رہ در رسم پارسائی  
 بمن چو سجدہ کردم ز زمین ندا برآمد      کہ مرا خراب کردی توبہ سجدہ ریائی  
 نیم اہل زہد و تقویٰ بن آریا غریبے      کہ بصدق توبہ کہ دم ز عبادت ریائی  
 چو زیاد مست گشتم چو کلیسا و چو کعبہ      چو بہ ترک خود گر فتم چو صال و چو جہائی  
 نہ ز روندہ سیم دارم نہ دل دہ دین و دنیا      منم و حریفے کجے و نواسے بے نوائی  
 بہ طواف کعبہ ز فتم بحر م رہم نہ داند      تو بروں در چہ کردی کہ درون خانہ آئی  
 در دیر کو ختم من ز دروں ندا برآمد

تو بیایا عراقی کہ ز خاصگانِ مائی

## غزل دیگر

نختیں بادہ کا نہ در جام کردند      ز چشم مست ساقی دام کردند  
 لب میگونِ جاناں جام در داد      شراب عاشقانِش نام کردند  
 مجلس نیک و بد را جائے دادند      بجائے کار خاص و عام کردند  
 از لب کار زدے جملہ دلہاست      نصیبِ بے دلاں دشنام کردند

بہ غمزہ صد سخن گفتند با جہاں بد دل ز ابرو دو صد پیغام کردند  
 بعالم ہر کجا درد غمے بود بہم کردند و عشقش نام کردند  
 چو خود کردند راز خوشین فاش  
 عراقی را چرا بد نام کردند

## مختصر حالات زندگی مرزا غالب

اسد اللہ خاں نام - غالب تخلص - ۱۲۹۲ھ میں بمقام اگرہ ولادت  
 ہوئی۔ پدر بزرگوار کا سایہ بچپن میں سر سے اٹھ گیا۔ چچانے پرورش  
 کی۔ نواب الہی بخش خاں مودت کی صاحبزادی سے شادی ہوئی اور  
 دہلی رہنے لگے۔ فارسی نظم و نثر لکھنے پر قدرت کاملہ حاصل تھی۔  
 نثر میں مہر نیمروز - ماہ نیم ماہ - پنج آہنگ - دستنبو وغیرہ مشہور تصانیف  
 ہیں۔ نظم میں ایک ضخیم کلیات یادگار ہے۔ جو نظم کی مشہور اقسام  
 قصائد و غزلیات، رباعیات و قطعات وغیرہ پر مشتمل ہے۔ لیکن  
 غزلیات مخصوص اہمیت کی حامل ہیں۔ ندرت خیال، جدت اسالیب  
 و دلکش تشبیہات و استعارات - فلسفہ و تصوف وغیرہ ان کے کلام  
 کی خصوصیات ہیں۔ ۱۲۹۹ھ میں انتقال ہوا اور درگاہ نظام الدین  
 اولیا میں دفن ہوئے۔

# غزل غالب

(۱)

خوش بود فارغ ز بند کفر و ایمان زسین      حیف کافر مردن و آدخ مسلمان زسین  
 شیوه زندان بے پند و خرام ازمن پیرس      اینقدر دانم که دشوار است آسان زسین  
 بردگوتی خرمی از هر دو عالم هر که یافت      در بیابان مردن و در قفر ایوان زسین  
 راحت جاوید ترک اختلاط مردم است      چون خضر باید ز چشم خلق پنهان زسین  
 روز وصل یار جان ده در نه عمر بعد از کیا      بچو ما از زسین خواهی پشیمان زسین  
 بر نویذ مقدست صد بار جان باید نشاند      بر آید و عده ات ز بهار توان زسین  
 دیده گیر دشمن سواد ظلمت و نور است چیست      فارغ از اهریمن و غافل ز یزدان زسین  
 ابتدا لے دارد این مضمون تو را رعیت نیست      نگردد در خاطر نازک خیالان زسین

غالب از هندوستان بگریز فرصت مفت نیست  
 در بخت مردن خوش است و در صفایان زسین

## غزل (۲)

ایکہ گفتی ند ہی داد دل آرے ند ہی      تا چمن دل بجفا شیوہ نگارے ند ہی  
 ماہ و خورشید دیریں دائرہ بیکار بند      تو کہ باشتی کہ بخود زحمت کارے ند ہی  
 سربراہ دم شمشیر جو اسنے نہ نہی      تن بہ بندو خیم قنراق سوارے ند ہی  
 سینہ راختہ انداز فغانے نہ کنی      دیدہ راتالشی بیدار غبارے ند ہی  
 خوں بدوق غم یزدان نہ شناسے خوری      دیں بہر حق اُلفت نگزارے ند ہی  
 آخر کار نہ پیدا است کہ در تن فشر د      کفِ خونے کہ بدان زینت دارے ند ہی  
 حیف گر تن بہ سرکان سرکے نہ رسد      واسے گر جاں بسیرا نگزارے ند ہی  
 بہ خیم طرہ حوران بہشت آویزند      ناز پروردہ دے را کہ بیارے ند ہی

گر تنزل نمود ابر بہارے غائب

کہ در افشانی دز افشانہ شمارے ند ہی

## مختصر حالات زندگی ڈاکٹر محمد اقبال

ڈاکٹر محمد اقبال نام۔ ۱۸۷۷ء میں بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے۔ لاہور میں تعلیم پائی۔ ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج میں پروفیسر ہو گئے۔ ۱۹۰۵ء میں مزید تکمیل کے لئے انگلستان گئے۔ اور ڈاکٹری و بیرسٹری کے ڈپلوما حاصل کئے۔ نیز ممالک اسلامیہ کی سیروسیاحت کر کے ۱۹۰۷ء میں واپس ہندوستان آکر بیرسٹری کرنے لگے۔ بچپن ہی سے شاعری کا شوق تھا۔ رفتہ رفتہ ترقی کر کے شاعری میں بلند مقام حاصل کیا۔ اردو و فارسی دونوں زبانوں میں ایسے شعر کہے۔ کہ اہل زبان ان کی قادر الکلامی کے قائل ہو گئے۔ باوجود ہندی نژاد ہونے کے فارسی زبان پر ایسی قدرتِ کاملہ حاصل تھی کہ اہل فارس اپنا قومی شاعر ماننے پر مجبور ہو گئے۔ مثنوی، اسرار خودی، رموز بیخودی، پیام شرق، زبور عجم وغیرہ ان کی مشہور تصانیف ہیں۔ جو ان کی قادر الکلامی پر دلالت کرتی ہیں۔ ان کا کلام عالم اسلام کے لئے ایک پیغامِ مسیحیہ۔ اسلام پر ایمان و ۱۹۳۸ء کہ لاہور میں وفات پائی۔ اور شاہی مسجد لاہور کے سامنے داسے

میدان میں دفن ہوئے۔

# کلام اقبال

(۱)

از همه کس کناره گیر محبت آشنا طلب  
 از خلش گرفته کار نمی شود تمام  
 عشق بسر کشیدن آتش نشسته کائنات را  
 راهروان برهنه پاره تمام خارزار  
 چون کمال میرسد فقر ذلیل خسروی است  
 پیش نگار که زندگی راه بعلی طلب  
 ضربت روزگار گرنه آه چو نهد بدترا  
 هم ز خدا خودی طلب هم ز خودی خدا طلب  
 عقل ددل و نگاه را جلوه جدا جدا طلب  
 جام جهان نما موجود است جهان کشا طلب  
 تا بمقام خودرسی راه از خدا طلب  
 مسند کینا باد را در تیر بوریا طلب  
 از سیر آنچه بود و رفت در گذر انتها طلب  
 با ده من بکف بنه چاره ز مهر بها طلب

## دیگه

این جهان چیست منم خانه پندار من است  
 هستی و نیستی از دیدن و ناهیدن من  
 از فزون کاری دل میرسد سگوار شب قدر  
 آن جهان که در دو کافیه را کجا در دگر  
 جلوه آن کرد دیده پندار من است  
 چو مان و چو دگر کمان شوخی افکار من است  
 اینجا نماز گشتا سنده اسرار من است  
 نور و تاریکی همه از بسجده و نزار من است



ساز تقدیرم و صد غم به بهان دارم  
 هر کجا زخمه اندیشه رسد تا من است  
 ای من از فیض تو باین نشان تو کجاست  
 ای دو گیتی اثر ماست جهان تو کجاست

## دیگر

زندگی سوز و ساز به ز سکون دوام  
 فاخته شایب شود از تپش زیر دوام  
 بیج نیاید ز تو غیر سجود و نیزار  
 تجر چو سر و بلند اعلیٰ نرم گام  
 کوثر و تسنیم برد از تو نشاط اعلیٰ  
 گیر ز بیتا سئ تاک باوه آینه خام  
 زشت و نکو زاده و هم خداوند تست  
 لذت کردار گیر گام به به چه کلام  
 خیمه که بنامیت ملکیت تازه  
 چشم جهان مین کتابهر تماشا خرام  
 قطره بے مایه گوهر تابنده شو  
 از سرگردون بیفت گیر بدربار مقام  
 تیغ در خنده جان بهر اندر گسل  
 چه هر خود را نما آئی بدول از نیام  
 بازوئے شاهین کشا خون ندر و ان بریز  
 مرگ بود باز از رستمن اندر کس نام

تو نه شناسی هنوز شوق ببرد زو و سل  
 چیسیت حیات دوام سوختن تا تمام

## مختصر حالات زندگی جگر مراد آبادی

علی سکندر نام۔ جگر تخلص۔ آباد اجداد دہلی کے رہنے والے تھے۔ شاہانِ وقت کے عتاب کی وجہ سے ترکِ وطن کر کے مراد آباد چلے گئے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ ۱۸۹۰ء میں جگر وہیں پیدا ہوئے۔ اسی مناسبت سے مراد آبادی کہلاتے ہیں۔ لیکن ہوش سنبھالنے کے بعد جگر مراد آباد میں کبھی نہیں رہے۔ حضرت اصغر گوٹڈوی سے بے پناہ عقیدت تھی۔ چنانچہ زندگی کا زیادہ وقت گوٹڈہ ہی میں گذرا۔ اور ۱۹۶۶ء کو وہیں انتقال کیا اور حضرت اصغر گوٹڈوی کے پہلو میں دفن ہوئے۔ اگرچہ حضرت جگر کا اردو کلام ان کی شہرت و عظمت کا ذریعہ بنا لیکن ان کا فارسی کلام بھی فصاحت و بلاغت، سلاست و روانی، ندرت خیال اور لطیف تشبیہات و استعارات کے اعتبار سے بہت بلند پایہ ہے۔ جوشِ دہشی، سوز و گداز جو غزل کی جان ہیں ان کی عزلیات میں بدرجہ اتم پایہ جاتے ہیں۔ نقیوت کے جگر پیچ اور دقت مسائل سیدھی سادی سلیس فارسی زبان میں لکھے ہیں۔

# غزلیاتِ جگر

فارغ ز خزانے وہم از باغ و بہارے  
 دیدم بدرِ دیر عجب شعبدہ کاے  
 بربادیِ ما پر س از اں سینہ فکاے  
 یک داغ ز آزارِ تپا عشق بہ سینہ  
 اشکم سرِ شراکان است کہ شبنم بہ سرِ شاخ  
 صد بار گزشتیم ز ہر مرحلہ عشق  
 بلبل ہمہ تن خوں شد گلِ شہمہ تن چاک  
 اخیار بدل خندہ زن دل تو مشغول  
 مایم و خیالِ رنجِ خورشید نگاہے  
 میخانہ بدوشے و گلستانِ بکناہے  
 در عین بہار یکہ جدا شد ز بہاے  
 این است خزانے و ہمیں است بہاے  
 شبنم سرِ شاخ است کہ منظورِ بداہے  
 حیرت بہ ہماں طرزِ ادا آئینہ دارے  
 اے دل بہارے اگر این است بہاے  
 خلقے پس دیوانہ و دیوانہ بکارے

اے خسروِ خواباں نظر کن ز سرِ مہر  
 افتادہ بگویت جگرِ سینہ فگارے

## غزل و بگو

دل عطا کن تا درونش دریا پیدا کنم      دیدۀ ده تا برونش دریا پیدا کنم  
 از جلالِ غیرت صد طور با برهم زدم      در جمالِ رحمت صد جلوا پیدا کنم  
 گم ز خونِ حلقِ خود برپا کنم شورِ انا      گم ز چاکِ سینۀ خود برقِ لایِ پیدا کنم  
 گم ز بارنگیِ سورت در جہاں آتش زدم      گم ز بیزنگیِ نسبت رنگها پیدا کنم  
 بیخودی در ده که مستانِ شوم برونند      وز خودی بگذار مارا تا خدا پیدا کنم  
 در زبانِ بے زبانی با چراغِ کفن است      حکم فرما تا صدای بے صدا پیدا کنم  
 یک نگاهِ کار فرما از جہاںِ دبری      کن فتنائے خوشین ملکِ بقا پیدا کنم  
 الفرقانِ دل کبر و دمی باید مکن      الوداعِ اے جان که بہر بار جا پیدا کنم  
 یک دے بگذار مارا از نصیحتِ با جگر  
 تا ز آہِ مضطرب دستِ دعا پیدا کنم

## مختصر حالاتِ زندگی عمر خیام

غیاث الدین نام۔ ابو الفتح عمر کنیت۔ خیام تخلص۔ ان کے والد ابراہیم چونکہ نیمہ دوزخ تھے اس لئے خیام تخلص اختیار کیا۔ نیشاپور کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ نظام الملک طوسی اور حسن ابن مبارک کے ساتھ تعلیم پائی۔ فلسفہ میں بوعلی سینا کے ہمسر تھے۔ مذہبی علوم اور ادب و تاریخ کے فن میں امام تھے۔ علم نجوم کے بڑے ماہر تھے۔ نظامی عروضی سمرقندی جیسے ان کے شاگرد تھے۔ ۵۱۵ھ میں انتقال ہوا۔ مختلف علوم و فنون میں کتابیں لکھیں۔ مگر ان کے رباعیات کو عالمی اور دائمی شہرت حاصل ہوئی۔ چنانچہ مختلف زبانوں میں ان کا ترجمہ ہوا۔ رباعیات میں آمرزشی گستاخاں، توبہ و استغفار، اخلاق و تصوف، حسن و عشق وغیرہ ہر قسم کے مضامین پائے جاتے ہیں۔ مگر شراب و کیا سب اور بے ثباتی دنیا وغیرہ بہت خاص اور اہمیت کے حامل ہیں۔

# رباعیاتِ عمر خیام

(۱)

مرد آن نبود که خلقِ نوازند او را      وز بیمِ بدی نیک شمارند او را  
 زندے که نمود رویِ دستے بکرم      رنڈاں ہمہ پشتِ دست دادند او را

(۲)

اے کردہ ز لطف و قہر تو صنعِ خدا      در عہد ازل بہشت و دوزخ برپا  
 بزمِ تو بہشت است و مراجعِ نیست      چون است کہ در بہشت رہ نیست مرا

(۳)

بہت گفت بہت پرست کاے عابدِ ما      ذاتی زچہ رویِ گشتہ ساجدِ ما  
 بر ما بحالِ خود بخلی کرده است      ہم نکس کہ زتست ناظر و شاہدِ ما

(۴)

اے خواجه یکے کام روا کن مارا      دم درکش و درکارِ خدا کن مارا  
 مارا ست رویِ لیک تو کج بینی      رو چارہ دیدہ کن رہا کن مارا

(۵)

اے دل ز زمانہ بیم احسان مطلب      و ز گردش دوراں سرو ساماں مطلب  
درماں طلبی در تو افزوں گردد      باد و بسانہ پیچ درماں مطلب

(۶)

در کوئے نیاز مردے را دریاب      و ز کوئے حضور مقتبلے را دریاب  
صد کعبہ آب و گل بیکٹل ز مرد      کعبہ چہ روی برو دے را دریاب

(۷)

اے چرخ فلک خرابی از کینہ تست      بیداد گری عادتِ دیرینہ تست  
اے خاک اگر سینہ تو بشکا فند      بس گوہر قیمتی کہ در سینہ تست

(۸)

سرازم نہ ناکساں نہاں پیداشت      راز از ہمہ اہلبہاں نہاں باید داشت  
بنگر کہ بجائے مردماں می چہ کنی      چشم الہ ہمہ مردماں ہماں باید داشت

(۹)

در چشم محققان چہ زیبا و چہ زشت      منزل کہ عاشقان چہ دوزخ چہ بہشت  
پوشیدن بیدلاں چہ اطلال چہ پلاس      زیر سر عاشقان چہ بالین و چہ خشت

(۱۰)

بسیار یگدیم بگرد و دشت      اندر همه آفاق بگشتم و بگشت  
از کس نشنیدیم که آندریں راه      راهی که برقت و راهرو باز نگشت

(۱۱)

اے بر که دریں زمانه کم گیری دوست      با اهل زمانه صحبت از دور بگوست  
آنکس که بجلگی ترا تکیه بدوست      چون چشم خرو باز کنی دشمنت اوست

(۱۲)

چندی غم مال و حسرت دنیا چیست      هرگز دیدی کسی که جاوید بزیست  
ایں یک نفسی که در زنت عاریت است      با عاریت عاریت باید زیست

(۱۳)

گر کار تو نیک است بتدبیر تو نیست      در سر برد نیز بتقصیر تو نیست  
تسلیم و رضا پیش کن دشاد بزی      چون نیک و بد جهان بتدبیر تو نیست

(۱۴)

با دشمن در دوست فعل نیکو نیکو است      بد که کند آنکه نیکیش عادت و خو است  
با دوست چو بد کنی شود دشمن تو      با دشمن اگر نیک کنی گردد دوست



(۱۵)

در ملک تو از طاعت من بچ فرود      وز محبتی که رفت تقصا نے بود  
بگذار و گیر زانکه معلوم شد      گیرنده دیری و گذارنده زود

(۱۶)

آن مردمی که عدم بیم آید      آن بیم مرا خوشتر از بیم آید  
جانے است بعاریت مراد ادخدا      تسلیم کنم چو وقت تسلیم آید

(۱۷)

تا چندا میرنگ و بو خواهی شد      چند از پی هر زشت و نکو خواهی شد  
گر چشمه زهری و دگر آب حیات      آخر بدل خاک فرو خواهی شد

(۱۸)

درد هر هر آنکه نیم نمانے دارد      وز بهر شست آشیانے دارد  
نے خادم کس بودند مخدوم کے      گوشتا و بزی که خوش جہانے دارد

# فہرست فرہنگ و تعلقات

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی	نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۷	سرسنگ زادہ	سپاہی کا لڑکا	۱۰	حطام	تھوڑا مال دینا
۸	اغوش	نام بادشاہ ترکستان	۱۱	مقاومت	مقابلہ کرنا
۹	ناہیہ	پیشانی	۱۲	مصارت	پچھاڑنا۔ کشتی لڑنا۔
۱۰	کیاست	داناائی	۱۳	قتسح	ہموار۔ برابر
۱۱	حسود	حسد کرنے والے	۱۴	صدتے	دب دہ۔ شان
۱۲	شہرہ	چرگا دڑ	۱۵	ردیئیں	کاشی۔ تانبہ
۱۳	مزدول	بیکار ہونا	۱۶	غریب	شور۔ غوغا
۱۴	سرایت	اثر کرنا	۱۷	زجر	بڑا بھلا کھنا۔ جھڑکنا
۱۵	شاید	لائق ہے مناسب ہے	۱۸	دقیقہ	بہت تھوڑا حق۔ منٹ
۱۶	ہما	ایک سارے جافور	۱۹	شتیاد	منکار
۱۷	مشام	سو بجھنے کی طاقت	۲۰	بیکراں	بہت زیادہ
۱۸	عود	لوہان۔ اگر بقی	۲۱	ملاطیہ	روم کے ایک شہر کا نام
۱۹	کد خدا	گھر کا مالک	۲۲	نصرانی	عیسائی
۲۰	برنج	چاول	۲۳	عقوبت	سزا
۲۱	ہائل	ہولناک۔ ڈراؤنا	۲۴	ماست	جھپٹا۔ وہی کا پانی
۲۲	اعادہ	دوبارہ لوٹنا	۲۵	دوخ	دہی
۲۳	زہرہ	چپتہ	۲۶	ماسول	امید رکھے ہوئے۔

معانی	الفاظ	ترصیفہ	معانی	الفاظ	ترصیفہ
مبارک باد	تہنیت	۱۷	شہر بدر کرنا	مساورت	۱۳
تیسرا حصہ	ثلث	۱۹	دور کرنا۔ نکال دینا	نفی	۱۴
چوتھا حصہ	ربیع	۲۰	دشمن	خضم	۱۵
دسواں حصہ	عشر	۲۱	سیری بچوں پر خرچ کرنا	نفقہ	۱۶
گریدہ دزاری	تفریع	۲۲	مست	دماں	۱۷
کاٹ ڈالنا	انقراض	۲۳	معات کرنا	بجل	۱۸
شہرہ۔ آوازہ	صیت	۲۴	دیوار۔ پاگل	شوریدہ	۱۹
کینہ پن	سفلی	۲۵	علی الصبح	سحرگاہاں	۲۰
بچھو	کژدم	۲۶	چکوریں	کبکاس	۲۱
ڈنک	نیش	۲۷	مینڈک	غوکاں	۲۲
بچھو	عقرب	۲۸	چپائے	بہائم	۲۳
منحوت ہونا۔ بدل جانا	اغراض	۲۹	آخری وقت	سپری	۲۴
حفظگو	مکالمہ	۳۰	سپردہ کرنا	تقویض	۲۵
آنے والی کل	فردا	۳۱	صبح کے وقت	بامداداں	۲۶
لڑائی	رزم	۳۲	پہلا۔ اوّل	غختیں	۲۷
بہرہ روی	مواسا	۳۳	بڑے لوگ مشہور آدمی	اعیان	۲۸
نقصان	زیاں	۳۴	کینیاں	مفاتیح	۲۹
ابتداء شروع۔ جمع اوّل	اوائل	۳۵	جھگڑا کرنا	منازعہ	۳۰
نے انتہا	بغایت	۳۶	سوکھا ہوا	خوشیدہ	۳۱
تنگی۔ مفلسی	عسرت	۳۷	تام پر سی	تقریت	۳۲

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی	نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۲۳	تقریب	نزدیکی	۲۸	شہریار	بادشاہ
"	نوع	قسم	۳۰	مقررت	نقصان پہنچانا
۲۴	اشخاص	شخص کی جمع - بدن	"	عزیمت	ارادہ کرنا
"	ریب	شک	"	سنگ پست	کچھوا
"	داعیہ	غواہش	"	مشاہدہ	دیکھنا
"	دخمہ	آتش پرست کی قبر	"	شنان کتاں	تیرتے ہوئے
"	منظہر	ظاہر ہونے کی جگہ	"	بدسرشت	بُری عادت والا
۲۵	بردیمانی	مین کی بی بی چادر	۳۱	عوان	ظالم سختی کرنے والا
"	حوالی	اطراف - ارد گرد	"	دامگہ	جال لگی ہوئی جگہ
۲۵	کما ہی	ہیساک ہونا چاہئے - پسٹل پر	"	مہار	اونٹ کی نیل
"	وفاق	کمرہ - گھر - حرم سرا	"	انقیاد	مطیع ہونا - اطاعت کرنا
"	مطبخ	بادرچی خانہ	"	عناد	دشمنی
۲۶	ماضر	جو کچھ حاضر ہو	"	جستہ	جسم - بدن
"	تنگ زرنٹ	اشرفیہ کی پھلی	"	مجاہد	پاس - بیٹھنا
"	بادیہ	جنگل	"	قفا	پٹیٹھ - پیچھے
۲۷	توخیر	زیادتی	"	سبک	ہلکا
"	شہریار	بادشاہ	"	سنگنائے	تنگ راستہ
"	مواضعہ	محصول - ٹیکس	۳۲	طعمہ	لقمہ - غذا
"	اندک	تھوڑا - کم	"	قرص	ٹکڑی - روٹی
۲۸	مژدہ	خوشخبری	"	دنبال	قدم قدم - گھڈنڈی

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی	نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۳۲	گرگاں	بھیڑے	۳۵	پوست دریدہ	کھال پھٹی ہوئی
"	پینگاں	جتے	"	پیشم کندیدہ	بال اکھڑے ہوئے
"	نہنگ	گھر چھ	۳۶	مشرف	بزرگی پایا ہوا کھٹا
۳۳	چپ دراست	واپسے بائیں	۳۷	مطاعم	کھانے کی چیزیں
"	شباں	گڈ ریا۔ چرواہا	"	مشارب	پینے کی چیزیں
"	رمہ	گلہ	"	ملا بس	پہننے کی چیزیں
"	برہ	بھیڑ کا بچہ	"	قصاص	خون کا بدلہ
"	برغم	برعکس کام کرنا	۳۸	زینہارے	پناہ دینا
۳۴	نقل	خشک سیوہ۔ لٹرا پینے کے بعد گوشت و کباب کھانا	"	ایمن	بے خون
"	اغراض	چشم پوشی	"	مبادا	کہیں ایسا نہ ہو
"	مکافات	بدلہ	"	گزندے	کوئی نقصان
"	ہمیاں	تھیلی۔ نیولی	"	نخلستان	وہ باغیچہ جس میں کھجور کے درخت ہوں
"	گر سنگاں	بھوکے لوگ	۳۹	قوت	دوری
"	غور	گہرائی	"	ایشار	اپنے مقابلے میں دوسرے کو ترجیح دینا
۳۵	استوار	منسبوت	"	مسافت	دوری
"	زحمت	وقت۔ تکلیف	"	تنک	تھوڑا
"	فراواں	بہت زیادہ	۴۰	سجڑہ	بیگار
"	زیرک	عقل مند	"	جوع	بھوک
"	مخلم شد	منسبوت ہو گیا بھینسا	"		

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی	نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۴۰	شعب	پیٹ بھرا ہونا	۴۶	کیواں	نام برج
"	انبان	جھولی	"	کلیہ	مسمبری
"	دیوزہ	بھیک مانگنا	"	عشوہ وہ	خوشامد کرنے والا
"	نفور	نفرت کرنا	"	گرگ	بھیڑا
۴۱	شغال	گیدڑ	"	گو سپند	بکری
"	سونس	انس کرنے والا	۴۷	جادہ	راستہ - طریقہ
"	مؤذی	اذان دینے والا	"	منتقیم	مضبوط
"	تقدسی	ظلم - سختی	"	ہیم	خوف
۴۲	انجم	ستارہ	"	مرز	زمین
"	کنند	رستی	"	منکتر	غروہ کرنے والا
"	یادری	مدد	"	مراعات	رعایت کرنا
"	رخنہ	سوراخ - رکاوٹ	"	بوالہوس	لالچی
"	رہزناں	ڈاکو لوگ	۴۸	واماندگان	تھکے ہوئے پیچھے رہے ہوئے
"	عنان	لگام	"	گیل	سٹی
۴۵	تیروئے	طاقت	"	سمن	چنبیلی
"	رشدگار	جھٹکارا پانے والا	"	خارکش	کاسٹے پینے والا
"	مرکب	گھوڑا - سواری	"	کتف	شاندہ - کندھا
"	نصیبے	حصہ ملنا	"	کہترے	چھوٹے درجے والا آدمی
"	پانگاہ	مرتبہ	"	مہترے	بڑے درجے کا آدمی
"	رفیع	بلند	۴۹	زشت	بُرا

معانی	لفظ	نمبر صفحہ	معانی	لفظ	نمبر صفحہ
چٹھی نیکی۔ حدت	برات	۵۳	عقلندی	فرز انگلی	۴۹
فرشتہ	بات	"	پگڈنڈی قدم قدم چلتا	دنبال	"
سہری کی شاخ	شاخ نبات	"	مبارک قبیلہ والا	فرخ تبار	"
سانس۔ جمع نفس	الفاس	"	تیر	تعلق	"
تیز ہوا	باد مشرط	۵۵	مبارک قرشتہ	فرخ سر دوش	"
چھان بین۔ دیکھ بھا	تفقد	"	کسان کو جلد پر	زہ آورده	"
بدل دینا	تغیر	"	چڑھالیا تھا	بودم	"
لگانے والا	مطرب	"	چرواہا۔ گڈریا	مرعی	"
شرمندہ	مغفل	۵۷	گھوڑا۔ گڈ	خیل	"
اقرار کرنا	اعتراف	"	چرواہا	شبان	۵۰
دھواں	دودہ	"	بلند اور نیچا	بالادیت	۵۱
صاف کیا ہوا۔ صقل کیا ہوا	زدودہ	"	رستی	کند	"
غصہ	عتاب	"	صبر	تکیب	"
تمیز کرنا	اختیار	۵۸	غصہ	خشم	"
پرہیز کرنا	احتراز	"	پتہ۔ سامان	برگ	"
علی القصار	سبیدہ دم	۵۹	شکار	صید	۵۲
دل لینے والا۔ محبوب	دل ستان	"	پڈی	لخ	"
لیکن کیا ناکہ	لیک چہرہ	"	چھپانا۔ پوشیدہ رکھنا	مستوری	"
رخسار۔ چہرہ	عارض	"	چنل خوری	تمازی	"
نغمے بھرا ہوا۔ رنجیدہ	غماک	۶۰	کندھا۔ کل رات	ردش	۵۳

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی	نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۶۰	وزید	ہوا چلی	۶۷	راحہ	سواری۔ بار برداری
۶۱	خاکستر	راکھ	۶۸	ضربت	چوٹ لگنا
۶۲	چوگان	بلہ۔ بیٹ	۶۹	موسیا	نام دوا
۶۳	زینگوئے	اس طرح	۷۰	پندار	غور
۶۴	ریانی	کمر لی ہوئی۔ فاء	۷۱	نجیب و خوش	غائب اور حاضر
۶۵	کلیسا	گرجا۔ عیسائیوں کا عبادت گاہ	۷۲	غماز	جیل غور
۶۶	سینج	گرتہ۔ کونا	۷۳	سبحہ	تسبیح
۶۷	خاصگان	خاص لوگ	۷۴	زئار	چنیو
۶۸	تختیں	اڈل۔ پہلا	۷۵	زخمہ	چوٹ لگانا
۶۹	دشنام	گالی	۷۶	دو گیتی	دونوں جہاں
۷۰	غمزہ	آنکھ پھیرنا	۷۷	دوام	ہمیشہ
۷۱	فانش	ظاہر ہونا	۷۸	فتنا و عمل	عمل کا لطف
۷۲	آدخ	افسوس	۷۹	مینا	شیشہ صراحی
۷۳	جادید	ہمیشہ	۸۰	ساک	انگور کی سیل
۷۴	اختلاط	سیل جول	۸۱	بادہ	شراب
۷۵	فراک	شکار بند	۸۲	زشت	مرا
۷۶	حیف	افسوس	۸۳	نیام	تلوار کا میان
۷۷	خمر طرہ	زلفوں کا بل	۸۴	تدرو	چکور
۷۸	تشنہ	گھٹنا	۸۵	کٹام	آرام گاہ۔ قیام گاہ
۷۹	کرتشمہ	ادا	۸۶	شعبہ	نظر کا دھوکا



نمبر صفحہ	الفاظ	معانی	نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۷۰	مژکوں	پلک	۷۳	پلاس	ثبات
۷۱	مرحلہ	مقام یا جان رکھنے کی	۷۴	بالیں	سراہنا
۷۲	اسے داکے	افسوس	۷۵	خشت	ایزٹ
۷۳	شورانا	میں ہوں کا شور	۷۶	آفاق	زمانہ - تمام دنیا
۷۴	برق لا	کچھ نہیں کی بجلی	۷۷	بجلی	تمام پوری کی پوری
۷۵	مضطرب	بیقرار	۷۸	جاوید	بہیش
۷۶	ناظر	نظر کرنے والا	۷۹	عاریت	ادھار مانگی ہوئی
۷۷	شاہد	گواہ - محبوب	۸۰	تیم	خوف - ڈر
۷۸	افزون	زیادہ	۸۱	تسلیم	سپردہ کرنا
۷۹	دریاں	علاج	۸۲	طاعت	بندگاہ - عبادت
۸۰	مقبول	صاحب اقبال	۸۳	مدھیت	گناہ
۸۱	دیرینہ	پرانہ - قدیمی	۸۴	آب حیات	حیات
۸۲	ناکساں	نالایق لوگ	۸۵	خادم	خدمت کرنے والا
۸۳	اطلس	نام کپڑا	۸۶	مخدم	حس کی خدمت
					کی جائے



ق. ۱۰ گ

DUE DATE

ف  
۸۹۱۳۵۰۷

---

